الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

غلام احمد قادیانی

نمبر ۸۳۵ رجسٹرڈ ایل

تار کا پتہ الفضل قادیان پنجاب

THE ALFAZL
QADIAN

# الفضل

اخبار ہفتہ میں تین بار

فی پرچہ ایک آنہ

قادیان

ایڈیٹر غلام نبی

جماعت احمدیہ کا مسلمہ آرگن جسے (۱۹۱۳ء میں) حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ نے اپنی ادارت میں جاری فرمایا

نمبر ۴۸ — مورخہ ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۵ء — یوم پنجشنبہ — مطابق ۳ ربیع الثانی ۱۳۴۴ھ — جلد ۱۳




## مدینۃ المسیح

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت آج (۱۲ اکتوبر) صبح خراب تھی۔ سر میں درد اور زکام تھا۔ مگر حضور سلسلہ کے کاموں میں بدستور مشغول ہیں۔

خاندان نبوت اور خاندان حضرت خلیفہ اول میں خیریت ہے۔ حضرت اُم المومنین ابھی شملہ میں ہیں۔

۱۸ اکتوبر۔ حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے تمام کارکنان سلسلہ کو جمع کر کے ایک تقریر فرمائی۔ جس میں صدر انجمن احمدیہ کی اصلاح کردہ صورت کے ساتھ صیغہ ہائے نظارت کے الحاق کا اعلان فرمایا۔

ہفتہ زیر رپورٹ میں حسب ذیل مہمان تشریف لائے:۔ پیر سید احمد شاہ صاحب پشاور سے۔ امام الدین بشیر صاحب عیسانی ... امرت سر سے۔ لعل محمد صاحب ہوگا سے۔ سردار خان صاحب بھاگا سے۔ عبد العزیز صاحب عالم پور کوٹلہ سے۔ مرزا مبارک بیگ صاحب کلانور سے۔ بابو سراج الدین صاحب سٹیشن ماسٹر ایچ پور منگٹ سے

## لنڈن میں پہلی مسجد کی تعمیر

مبارک ہو تمہیں لنڈن میں مسجد کا بنا کرنا
زمین کفر میں اللہ اکبر کی ندا کرنا

اللہ تعالیٰ کے فضل و رحم کے ساتھ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۵ء بروز سوموار دن کے گیارہ بجے مسجد لنڈن کی بنیادوں کی کھدائی کا کام شروع کر دیا گیا۔ اس موقعہ پر اخبارات کے نمائندے موجود تھے۔ کام شروع کرنے سے پہلے میں نے اپنے ان احباب کے ساتھ جن کو اللہ تعالیٰ نے اس مبارک موقعہ میں شمولیت کی سعادت بخشی۔ قبلہ رخ ہو کر دعا مانگی۔ میں دعا مانگتا جاتا تھا اور احباب آمین کہتے جاتے تھے۔ اس کے بعد ہم نے اپنے ہاتھوں کھدوائی کا کام شروع کیا۔ ہم زمین کھودتے جاتے تھے اور ساتھ ساتھ بلند آواز سے وہ دعائیں پڑھتے جاتے تھے۔ جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسمٰعیل علیہم السلام نے بیت اللہ کی بنیادیں اٹھاتے ہوئے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مسجد نبوی کی تعمیر کرتے ہوئے مانگی تھیں۔ بعض دوست زمین کھودتے جاتے تھے۔ اور بعض مٹی اٹھا کر دوسری جگہ لے جاتے تھے اور یہ پڑھتے تھے ؎

ھذا الحمال لا حمال خیبر
ھذا ابر ربنا و اطھر

فیشن اور ظاہریت کے دلدادہ لنڈن میں اس طرح اپنے ہاتھوں مٹی اکھیڑنا اور اٹھانا ایک خاص نظارہ تھا۔ خصوصاً جبکہ ایک انگریز عورت (مسز عزیز الدین) بھی اسی طرح کسی چلا رہی تھی جس طرح ہم چلا رہے تھے۔ لنڈن کے کئی اخبارات نے کام کرتے ہوئے ہماری مختلف حالتوں کے فوٹو چھاپے۔ اور اس تقریب کی رودادیں جن نے اختصار کے ساتھ اور بعض نے تفصیل کے ساتھ شائع کی۔ خدا کے فضل سے امید کیجاتی ہے۔ کہ یہ مسجد جس کی بنیاد خدا کے مسیح کے خلیفہ نے اپنے چند درویشوں کے ساتھ رکھی۔ اور جس کی بنیادوں کی کھدائی اس کے غریب ناچیز غلاموں نے کی کسی وقت یورپ میں ام المساجد کا مقام حاصل کریگی۔ اس کے میناروں سے لنڈن خدائے بزرگ و برتر کے نام کی تقدیس ہوتی سنیگا۔ اور اسے

کلام رب رحیم و رحمانی بہ بانگ بالا سنائینگے ہم

یورپ کو اس نور کی کرنیں جو نبیوں کے سردار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دنیا میں لائے۔ اور جس کی مدہم پڑی ہوئی روشنی کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پھر تیز کیا۔ اسی مسجد سے منور کریگی۔ انشاء اللہ۔

نعرۂ اللہ اکبر اس سے اب ہوگا بلند
شرک کے مرکز میں یہ توحید کی بنیاد ہے

جن اصحاب نے مسجد کی بنیادیں کھودنے میں اپنے ہاتھ سے کام کیا۔ ان کے اسماء حسب ذیل ہیں:۔

(۱) شیخ یعقوب علی صاحب (۲) سید وزارت حسین صاحب (۳) شیخ ظفر حق خان صاحب (۴) ملک محمد اسمٰعیل صاحب (۵) خان عبد الرحیم خان صاحب خالد (۶) مسٹر جبرئیل مارٹن صاحب (۷) مسٹر شرف الدین صاحب (۸) مسٹر عزیز الدین صاحب (امۃ السلام صاحبہ) (۹) مسٹر ہیری ہینٹن صاحب (۱۰) عبد العزیز پسر عبد اللہ مالک ہوٹل لنڈن (۱۱) مسٹر کنڈن لال صاحب۔ جو مفتی صاحب کے وقت میں مسلمان ہوئے (۱۲) ملک غلام فرید صاحب (۱۳) خاکسار عبد الرحیم درد۔

اس کے بعد تجویز کی گئی۔ کہ اس تقریب سعید کی خوشی میں صدقہ کیا جائے۔ چنانچہ تمام دوستوں نے چندہ لکھوایا۔ جو حسب ذیل ہے:۔

(۱) شیخ یعقوب علی صاحب ۱۰ شلنگ (۲) سید وزارت حسین صاحب ایک پونڈ (۳) ملک محمد اسمٰعیل صاحب ۱۰ شلنگ (۴) عبد الرحیم خان صاحب خالد ۱۰ شلنگ (۵) شیخ ظفر حق خان صاحب ۱۰ شلنگ۔ مسٹر جبرئیل مارٹن صاحب ۱۰ شلنگ (۷) مسٹر شرف الدین صاحب ۲½ شلنگ (۸) مسٹر کنڈن لال صاحب ۵ شلنگ (۹) ملک غلام فرید صاحب ایک گنی (۱۰) خاکسار درد۔ ایک گنی۔ والسلام خاکسار درد

(مولوی عبد الرحیم صاحب ایم اے)

## انجمن احمدیہ مردان کا پہلا سالانہ جلسہ

انجمن احمدیہ مردان کا پہلا جلسہ نہایت خیروخوبی سے ہوا۔ جلسہ گاہ کی آرائش اور بندوبست کے متعلق کام اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ہمارے ایسے بچوں سے کرایا۔ جو ابھی پرائمری کی ابتدائی جماعتوں میں پڑھتے ہیں۔ ان بچوں کے لئے تہِ دل سے دعائیں نکلتی ہیں۔

۴ و ۵ اکتوبر کو صبح ۸ بجے سے بارہ بجے رات تک لیکچر ہوتے رہے۔ جنہیں مخالفین اور موافقین نے نہایت اطمینان سے سُنا۔ اور کامیابی کی داد دی۔ جناب میر قاسم علی صاحب ایڈیٹر فاروق کے دو لیکچر ہوئے۔ پہلے روز مسئلہ تناسخ پر اور دوسرے روز عالمگیر مذہب پر۔

جناب شیخ محمد یوسف صاحب ایڈیٹر نور کے بھی دو لیکچر ہوئے۔ پہلے روز بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ صاحب کے مسلمان ہونے پر۔ اور دوسرے دن حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کی پیشگوئی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق۔ مولوی عبد الاحد صاحب کا بھی حضرت مسیح کی آمد ثانی پر۔ مولوی محمد اسحٰق صاحب کا پہلے روز اسوہ حسنہ پر اور دوسرے روز مقصد مذہب پر۔ مولوی عمر الدین صاحب شملوی کے دو لیکچر اصول اسلام کی فلاسفی اور خاتم النبیین پر ہوئے۔

ان اصحاب کے لیکچروں کا اثر یہ ہوا۔ کہ ایک طرف تو سکھوں میں ہلچل مچ گئی۔ اور شیخ صاحب موصوف کے باوجود بار بار چیلنج دینے کے کسی سکھ کو سوال کرنے کی جرأت نہ ہوئی صرف حوالے ہی نوٹ کرتے رہے۔ اور دوسری طرف میر صاحب نے آریہ سماج پر وہ رعب جمایا کہ وہ اپنی کتابوں سے صحیح حوالہ بھی نہ پڑھ سکے۔ اور ایک منتر کا بھی لفظی ترجمہ نہ کر سکے۔ حاضری بعض لیکچروں میں پانچ سو سے اوپر ہو جاتی رہی۔

علماء سوء نے بھی اپنی ناکام کوشش کی۔ اور ہمارے جلسہ گاہ سے قریباً ایک سو فٹ پر ایک خیمہ لگایا۔ اور دو گھنٹہ تک اپنی حالت زار کا نقشہ کھینچ کر حضرت مسیح موعودؑ پر پرانے بودے اور فرسودہ اعتراض کر کے چلے گئے۔ اور باوجود غیر احمدیوں کے سخت تعاقب کے جو انہیں واپس بلانے کے لئے کر رہے تھے۔ واپس نہ آئے۔

قابل ذکر اصحاب میں سے جنہوں نے ہمارے جلسہ کو اپنی شمولیت سے رونق بخشی۔ آنریبل نواب میجر محمد اکبر خان صاحب چیف آف یوسف زئی ہیں۔ جنہوں نے نہایت مہربانی سے میر صاحب کے لیکچر مسئلہ تناسخ کے وقت صدارت کی کرسی کو زینت بخشی۔ اور رات کے ڈیڑھ بجے تک جلسہ گاہ میں رہے اور آئندہ جلسوں کے لئے اپنے عالیشان محلات کا وسیع احاطہ دینے کا وعدہ فرمایا۔ اللہ تعالےٰ انہیں ہر طرح سے دینی اور دنیاوی ترقیات عطا فرمائے۔

دوسرے قابل ذکر میاں فضل حق صاحب کاکاخیل رئیس ٹوپی آنریری مجسٹریٹ ہیں۔ جنہوں نے ایک سے زیادہ بار ہمارے جلسہ میں کرسی صدارت کو رونق دی۔ اور مسئلہ نبوت کے متعلق اپنے قیمتی معلومات بھی اپنی مختصر تقریر میں بیان فرمائے۔

علاوہ ازیں خان صاحب محمد اسلم خان صاحب برادر خان محمد یعقوب خان صاحب رئیس ہوتی نے اپنی شمولیت سے ہمارے جلسہ کو رونق بخشی اور جلسہ گاہ کے لئے فرنیچر کی فراہمی میں خاص امداد فرمائی جس کے لئے ہم نہایت ہی شکر گذار ہیں۔ خاکسار فضل الدین سیکرٹری تبلیغ۔ مردان۔

## جماعت احمدیہ مدراس کا جلسہ

جناب حافظ روشن علی صاحب اور مولوی عبد الکریم صاحب (مولوی فاضل)۔ ۱۰ اکتوبر کو مدراس تشریف لائے۔

۱۱ اکتوبر کو جناب حافظ صاحب نے بصدارت جناب مولانا یعقوب حسن صاحب سیٹھ نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرۃ اور فضائل پر لیکچر دیا۔ لوگ کثرت سے موجود تھے۔ یہاں تک کہ ہال کافی نہ تھا۔ باہر بھی کھڑے سنتے رہے۔ علامہ ممدوح نے اپنی تقریر میں ایک حدیث پیش کی جس پر مولانا خسرو صاحب نے کہا۔ یہ حدیث صحیح بخاری میں نہیں ہے۔ علامہ ممدوح نے بخاری شریف سے جب حوالہ بتایا۔ تو حاضرین پر مولانا کی علمیت کا بہت اچھا اثر ہوا۔

۱۲ اکتوبر۔ جناب حافظ روشن علی صاحب کی تقریر بصدارت جناب مولوی ضیاء الدین صاحب لالی ہال ہوٹل میں ہوئی حاضرین کثرت سے تھے۔ اور بہت ہی اشتیاق سے سنتے رہے۔

۱۳ اکتوبر۔ مولوی عبد الکریم صاحب (مولوی فاضل) کی تقریر احمدیت کے اغراض اور مقاصد پر بصدارت جناب ملنگ احمد بادشاہ صاحب بی اے ایمپرس ہال میں ہوئی۔ جو ہمیں مجبوراً کرایہ پر لینا پڑا۔ کیونکہ لالی ہال سامعین کی کثرت سے پر ہو جاتا تھا۔ اور اکثر کھڑے دکھائی دیتے تھے۔

۷ بجے بعد نماز مغرب مولوی عبد الکریم صاحب (مولوی فاضل) کی تقریر شروع ہوئی۔ جس کا تعلیم یافتہ لوگوں پر بہت گہرا اثر پڑا۔ انہوں نے دوسری تقریر کی خواہش کی۔ مگر پروگرام کے ماتحت مجبوراً بنگلور جانا پڑا۔ چند لوگوں نے جو مولوی سید سلیمان صاحب ندوی کے زیر اثر تھے۔ اثناء تقریر میں شور و غل مچایا۔ مگر پولیس نے انہیں روک دیا۔

ہم عام طور پر تمام احباب کا شکریہ ادا کرتے ہوئے خاص طور پر جناب کلیم اللہ صاحب بہادر ڈپٹی کمشنر آف پولیس کا تہ دل سے شکریہ ادا کرتے ہیں۔

خاکسار

حکیم سید جمال الدین سیکرٹری جماعت احمدیہ مدراس

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل

یوم پنجشنبہ - قادیان دارالامان - ۲۲ اکتوبر ۱۹۲۵ء

# معارف قرآنیہ بیان کرنے متعلق چیلنج

## علماء دیوبند کی خموشی اور مولوی ثناء اللہ صاحب کا فرار

(نمبر ۲)

مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس دہوکہ دہی کے ذریعہ جس کا ذکر گذشتہ مضمون میں کیا گیا ہے۔ مقابلہ سے فرار کرتے ہوئے جب محسوس کیا۔ کہ اس کا پردہ بہت جلد چاک ہو جائے گا اور انہیں سوائے ندامت کے اور کچھ حاصل نہ ہوگا۔ تو جھٹ انہیں شیخ سعدی کی وہ بات یاد آگئی۔ جو انہی کے الفاظ میں یوں ہے:-

"کسی شخص نے دنیا میں اپنے احمق ہونے کا اعتراف نہیں کیا۔ مگر وہ شخص بزبان حال اپنے احمق ہونے کا اعتراف کرتا ہے۔ جو دو کی بات میں تیسرا دخل دیتا ہے"

مولوی صاحب نے شیخ سعدی کی یہ پناہ اس لئے ڈہونڈی کہ تا "الفضل" جب ان کی اس دہوکہ دہی کو ظاہر کرے۔ تو وہ اس آڑ میں منہ چھپائے بیٹھے رہیں۔ چنانچہ انہوں نے صاف طور پر لکھ بھی دیا:-

"خلیفہ قادیان نے چیلنج دیا۔ ہم نے اس کو منظور کیا اس کا جواب الجواب خلیفہ کی طرف سے چاہئیے تھا مگر وہ خاموش رہے۔ اور بیچ میں ایک تیسرا شخص بقول شیخ اعتراف کرنے کو بول پڑا۔ اس لئے اس بارے میں آئندہ ہم ایسے اقراری لوگوں کو جواب نہ دینگے"

یہ بہانا چونکہ نہایت بودہ تھا۔ اور خود مولوی صاحب موصوف بقول شیخ سعدی اقراری بنتے تھے۔ کیونکہ تفسیر نویسی کے چیلنج کے مخاطب دیوبندی تھے۔ اس لئے انہیں اپنے مضمون کے نیچے یہ الفاظ لکھنے پڑے "ایک دیوبندی کے قلم سے" اور پھر مضمون میں انہوں نے اس کی تشریح یوں کی کہ "تعلیمی حیثیت سے میں بھی دیوبندی ہوں" مگر ظاہر ہے۔ یہ عذر گناہ بدتر از گناہ کی مثال ہے۔ کیونکہ جو لوگ چیلنج میں اصل مخاطب تھے۔ وہ اس لئے نہ تھے۔ کہ انہوں نے دیوبند میں تعلیم پائی۔ بلکہ ایک خاص گروہ کے لوگ مراد تھے۔ جو خاص عقائد رکھنے کی وجہ سے دیوبند کو اپنا مرکز سمجھتے ہیں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب چونکہ ان کے عقائد سے ہرگز اتفاق نہیں رکھتے۔ اس لئے وہ دیوبندی بھی نہیں کہلا سکتے۔ صرف دیوبند میں تعلیم پانے کی وجہ سے کوئی شخص دیوبندی نہیں کہلا سکتا۔ اس طرح تو کئی احمدی بھی ہیں جنہوں نے دیوبند میں تعلیم پائی۔ کیا جب ہم دیوبندیوں سے خطاب کرتے ہیں۔ تو وہ احمدی بھی ہمارے مخاطب ہوتے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب کس طرح اس چیلنج کا مخاطب اپنے آپ کو سمجھ رہے ہیں۔ جو دیوبندی عقائد کے علماء کو دیا گیا۔ اور اس طرح بقول شیخ سعدی وہی پوزیشن اختیار کر رہے ہیں۔ جو انہوں نے تیسرے شخص کی قرار دی ہے۔

ہمیں اس کی پروا نہیں کہ مولوی ثناء اللہ صاحب مقابلہ کے لئے آئیں یا دیوبندی۔ مولوی صاحب نے خوامخواہ بناوٹی دیوبندی بننے کی کوشش کی۔ ہاں ان حیلوں سے یہ واضح ہو رہا ہے کہ مولوی صاحب کو کس قدر مشکلات کا سامنا ہوا۔ اور کس ندامت کے ساتھ انہیں عذر پر عذر اور بہانے پر بہانہ بنا کر پیچھے ہٹنا پڑا۔

مولوی صاحب نے یہ بھی لکھا ہے۔ کہ خلیفہ صاحب نے جواب نہیں دیا۔ بلکہ الفضل نے دیا ہے۔ اور وہ بھی بادل ناخواستہ مگر ہم نہیں سمجھتے۔ جب الفضل نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے جواب دیا ہے۔ تو اسے منظور کرنے میں مولوی صاحب کو کیا عذر ہو سکتا ہے۔ رہی یہ بات کہ الفضل نے بادل ناخواستہ جواب دیا ہے۔ جس کے ثبوت میں مولوی صاحب نے وہ الفاظ پیش کئے۔ جو علماء دیوبند کو مخاطب کرکے مولوی ثناء اللہ صاحب کو اپنا قائم مقام بنانے کے لئے لکھے گئے تھے۔ اس کے متعلق گذارش ہے۔ کہ یہ صرف اس لئے کہا گیا تھا۔ کہ چیلنج کے اصل مخاطب دیوبندی تھے۔ اور ہم چاہتے تھے۔ دیوبندیوں اور اہل حدیثوں کے ساتھ ایک ہی دفعہ فیصلہ ہو جائے۔ نہ اس لئے کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کے مقابلہ میں تفسیر نویسی نہ کی جائے چنانچہ اسی مضمون میں صاف طور پر لکھ دیا گیا تھا:-

"ہم یہ اعلان کر دینا بھی ضروری سمجھتے ہیں۔ کہ اگر پندرہ روز تک دیوبندیوں نے مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو اپنا وکیل تسلیم نہ کیا۔ اور نہ خود اس مقابلہ کے لئے تیار ہوئے۔ تو پھر ہمیں اس میں بھی انکار نہیں ہے کہ دو صورتیں جو اوپر بیان کی گئی ہیں۔ ان میں سے جس صورت کو مولوی ثناء اللہ صاحب ترجیح دیں۔ اس کے مطابق دیگر شرائط طے کرکے مولوی صاحب موصوف اپنے دل کا پرانا بخار نکال لیں"

پندرہ دن کی مہلت اسی لئے دی گئی تھی۔ کہ تا دیوبندی یہ نہ کہیں۔ کہ چیلنج میں ہمیں مخاطب کرکے مقابلہ مولوی ثناء اللہ صاحب سے کیا گیا۔ اور ہمیں موقعہ نہ دیا گیا۔ ہم نے ان کا حق مقدم رکھا۔ اور پندرہ دن کے اندر اندر ان کے خود مقابلہ میں آنے یا مولوی ثناء اللہ صاحب کی وکالت تسلیم کرنے کا اعلان نہ کرنے پر مولوی صاحب سے کہدیا گیا۔ کہ وہ پیش کردہ دونوں صورتوں میں سے جس طرح چاہیں۔ مقابلہ کر لیں۔

ان الفاظ کو پڑھکر کون کہہ سکتا ہے۔ کہ ہم نے مولوی ثناء اللہ صاحب کو جو جواب دیا۔ وہ بادل ناخواستہ دیا۔ کیا اس کا یہی ثبوت ہے۔ کہ ہم نے انہیں کہا۔ دیوبندیوں کو بھی اپنے ساتھ ملا لو۔ ان سے بھی ہمارے خلاف امداد حاصل کر لو۔ اور دونوں فریق ملکر مقابلہ پر آؤ۔ یہ تو ہمارے حق پر ہونے اور دل سے مقابلہ کی خواہش رکھنے کا ثبوت ہے۔ کہ ہم ایک کی بجائے دو فریق کو ملکر سامنے آنے کے لئے کہہ رہے ہیں۔

اگرچہ تفسیر نویسی کے متعلق الفضل میں مولوی ثناء اللہ صاحب کو مخاطب کرکے جو جواب دیا گیا۔ اسکی نسبت کوئی عقلمند یہ خیال نہیں کر سکتا۔ کہ الفضل نے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی اجازت اور منظوری کے بغیر یونہی دے دیا۔ لیکن چونکہ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اسے صرف الفضل کا جواب قرار دیتے ہوئے اس بہانہ سے راہ فرار اختیار کرنی چاہی ہے۔ کہ جواب حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کی طرف سے چاہیئے۔ ورنہ الفضل کے مضمون کا وہ آئندہ جواب دینے سے خموش ہو جائیں گے۔ اس لئے انشاء اللہ آئندہ اخبار میں حضور کی طرف سے ہی جواب شائع کر دیا جائے گا۔ تاکہ مولوی صاحب کے اس بہانہ کو بھی توڑ دیا جائے۔

## "معزول خلیفۃ المسلمین" کا خط مولانا شوکت علی کے نام

مولانا شوکت علی صاحب کو حال میں سلطان عبد المجید خان صاحب کی طرف سے جو خط موصول ہوا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ سلطان موصوف اپنے آپ کو ابھی تک خلیفۃ المسلمین سمجھتے اور اس منصب پر اپنے آپ کو متمکن یقین کرتے ہیں چنانچہ ان کے پرائیویٹ سیکرٹری حسین نقیب نے ان کا ذکر یوں الفاظ کیا ہے:-

"صاحب الجلالت خلیفۂ معظم نے مجھے ہدایت کی ہے۔ کہ میں ان کی طرف سے پرجوش ہدیہ تشکر آپ کی خدمت میں پیش کروں"

پھر خط میں بھی "خلیفۃ المسلمین" "امیر المومنین" کے الفاظ سے ان کا ذکر کیا گیا ہے۔

اسی خط سے معلوم ہوتا ہے۔ "یہ مکتوب گرامی" اس "عقیدت" کے جواب میں لکھا گیا ہے۔ جو حکیم اجمل خان صاحب نے ہندوستان کی خلافت کمیٹیوں کی طرف سے پیش کی۔ لیکن اگر سلطان موصوف کو یہ معلوم ہوتا ہے۔ کہ اب خلافت کمیٹیوں کی کیا حالت ہے۔ اور خلافت کے نام سے لاکھوں روپے جمع کر کے مزے اڑانے والے "خلیفۃ المسلمین" کی معزولی پر ان کے خلاف کیا کچھ کہہ چکے ہیں۔ تو غالباً یہ خط لکھنے کی ضرورت نہ سمجھتے۔

اس بارے میں یہ امر قابل دریافت ہے۔ کہ جب ایک شخص خلیفۃ المسلمین ہونے کا مدعی ہے۔ اور مسلمان اس کی خلافت کا اقرار کرتے رہے ہیں۔ تو پھر کیا وجہ ہے۔ اب اسے اپنا خلیفہ نہیں مانتے کیا اسلئے کہ ع

سیاہ بدبختی میں کب کوئی کسی کا ساتھ دیتا ہے۔

## اخبار "ریاست" کے کارٹون

پچھلے دنوں جہاں اخبار "ریاست"، جماعت احمدیہ کے خلاف نہایت دل آزار اور بے ہودہ مضامین پے در پے شائع کرتا رہا۔ وہاں بعض اوقات اس نے ایسے کارٹون بھی شائع کئے جن کی غرض سوائے تکلیف اور رنج پہنچانے کے کوئی نہ تھی اور تعجب یہ کہ وہ کارٹون اِدھر اُدھر سے چرا کر صرف نام بدل کر شائع کئے گئے۔ یہ بات ہمیں اسی وقت معلوم ہو گئی تھی لیکن ہم نے اس کے متعلق کچھ کہنا مناسب نہ سمجھا۔ اب اخبار مذکور کا اسی قسم کا سرقہ معاصر ہمدرد (۱۱ اکتوبر) نے پکڑا ہے۔ ۱۰ اکتوبر کے ریاست میں ایک کارٹون "مجنون نجد اور لیلائے حجاز" کے عنوان سے شائع ہوا۔ جو دراصل انگلستان کے مشہور رسالہ پنچ میں نکلا تھا۔ جس میں ایک طرف تو صلح کی دیوی کی تصویر بنی تھی۔ اور دوسری طرف غازی محمد بن عبد الکریم کی تصویر تھی جو اپنے گھوڑے کی باگ کندھے پر ڈالے سگرٹ نوشی میں مشغول تھے۔ صلح کی دیوی انہیں کہہ رہی تھی۔ کیا تم مجھے بھگا نہ لے جاؤ گے۔ جس کا جواب ان کی طرف سے یہ تھا۔ میں غور کروں گا ❊

اس میں یہ دکھایا گیا تھا کہ غازی محمد بن عبد الکریم کو صلح کی خواہش نہیں۔ جو فرانس اور ہسپانیہ کی طرف سے پیش کی گئی ہے۔ لیکن "ریاست" نے "مجنون نجد اور لیلائے حجاز" قرار دیکر ان کا مکالمہ یہ تجویز کیا۔ کہ مجنون نجد یعنے ابن سعود کہتے ہیں۔ "پیاری آؤ اب تو گلے ملے" اس کا جواب لیلائے حجاز یہ دیتی ہے۔ "جاؤ پہلے میرے بھائیوں کے خون سے رنگے ہوئے ہاتھ تو پاک کرو"

ظاہر ہے کہ یہ جواب صلح کی دیوی کی طرف سے قطعاً ناموزون ہے۔ لیکن نقل را چہ عقل۔ اور پھر لطف یہ ہے۔ کہ صلح کی دیوی کی پیشانی پر جو لفظ peace (صلح) لکھا تھا وہ بھی "ریاست" نے نقل کر دیا ❊

اس قسم کی نقالی کا سوائے اس کے اور کیا مطلب سمجھا ہے۔ کہ خواہ مخواہ اپنی بد مذاقی اور بے ہودگی کا ثبوت دیا جائے۔ "ریاست" نے اپنے ۲۰ جولائی کے پرچہ میں "خلیفہ قادیان اور مرزائیت کا لڈو" کے عنوان سے جو کارٹون شائع کیا تھا۔ وہ اور اس سے پہلے کا ایک کارٹون بھی اسی قسم کا سرقہ تھا ❊

## افغانستان کا خلاف شرع رویہ

اخبار "زمیندار" (۱۷ اکتوبر) نجدیوں کے مخالفین کے اس اعتراض کا جواب دیتا ہوا کہ سلطان ابن سعود بھی انگریزوں کے زیر اثر ہیں۔ اور انہوں نے بھی انگریزوں سے معاہدہ کیا ہوا تھا کہ وہ نہ صرف ان کے خلاف کوئی کارروائی نہ کرینگے۔ بلکہ ان کی ہدایات کے مطابق عمل کرینگے۔ لکھتا ہے:-

"انگریز بالواسطہ جزیرۃ العرب پر قابض تھے۔ اور اس حالت میں کسی اسلامی سلطنت کے لئے شرعاً جائز نہ تھا کہ ان کے ساتھ حلیفانہ معاہدہ کرتی۔ مگر ترکی اور افغانستان دونوں نے معاہدے کئے۔ فرانس اس وقت مجاہدین مراکش پر موت و ہلاکت کے بادل مسلط کئے ہوئے ہے۔ اور ان کے وطن پر جبراً قابض ہونے کا خواہاں ہے۔ ایسی صورت میں شرعاً کسی اسلامی سلطنت کے لئے یہ جائز نہیں۔ کہ وہ فرانس کو اپنا دوست سمجھے۔ مگر تمام اسلامی سلطنتوں نے فرانس کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کر رکھے ہیں"

اگرچہ "تمام اسلامی سلطنتوں" کا ایک ایسے فعل کا مرتکب ہونا جو شریعت کے خلاف ہے۔ افسوسناک امر ہے۔ لیکن افغانستان جسے احمدیوں کو سنگسار کرنے کی وجہ سے "زمیندار" اسلام کا محافظ اور نگہبان قرار دے چکا۔ اور جس کے دین پرستی کے راگ گا چکا ہے۔ اس کے متعلق "زمیندار" کا یہ اعتراف قابل غور ہے۔ احمدیوں کی سنگساری کی سب سے بڑی وجہ یہ پیش کی گئی تھی۔ کہ وہ اسلامی مفاد کے خلاف اعتقاد رکھتے اور افعال کرتے تھے۔ اگرچہ اس کا ثبوت آج تک نہ کابل سرکار اور نہ اس کے حمایتی ہندوستانی مسلمان پیش کر سکے۔ مگر ہم پوچھتے ہیں۔ کیا چند بے کس اور نہتے احمدی ان لوگوں سے بھی زیادہ اسلام کے دشمن اور مسلمانوں کو نقصان پہنچانے والے تھے۔ جن کا ذکر "زمیندار" نے کیا ہے۔ کہ ان سے تو افغانستان نے حلیفانہ معاہدہ کیا۔ اور دوستانہ تعلقات قائم کر رکھے ہیں جو "زمیندار" کے سے کابل کے حمایتی اخبار کے نزدیک بھی خلاف شرع ہے۔ لیکن احمدیوں کو جو اسلام کے سچے خادم ہیں۔ پکڑ کر وحشیانہ طریق سے قتل کر دیا ❊

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ کابل کہاں تک شریعت کی پابندی اپنے لئے سمجھتا ہے۔ اور وہ اپنے ظاہری مفاد کی خاطر کس طرح وہ امور عمل میں لاتا ہے۔ جو شرعاً ناجائز ہیں ❊

## نیوگ پر کب عمل ہوگا؟

اخبار "آریہ گزٹ" نے نیوگ کی حمایت میں ایک مضمون لکھتے ہوئے تحریر کیا تھا۔ کہ سوامی دیانند ریفارمر تھے۔ اور اصلاح کا کام ایک دن میں نہیں ہو جاتا۔ اس پر ہم نے پوچھا تھا۔ سوامی جی کو گزرے نصف صدی کے قریب ہو گئی ہے۔ اگر ابھی تک ایک دن ختم نہیں ہوا۔ تو کب ہوگا۔ جب آریہ نیوگ پر عمل کرینگے۔

اس کے جواب میں آریہ گزٹ (یکم اکتوبر) رقمطراز ہے:-

"یہ ایک دن تب ختم ہوگا۔ جب اسلامیان ہند ترکوں کی مانند اسلام کی ان سائنٹفک تعلیم کو خیرباد کہدینگے۔ جب ان کے اندر وحدت ازدواج کی رسم جاری ہو جائیگی۔ جب پردہ کا مہلک رواج دور ہو جائے گا۔ جب کلمہ میں حضرت محمد کا نام لینا کفر تصور کیا جائے گا جب نزدیکی رشتہ داروں میں شادی کرنا ممنوع قرار دیا جائیگا۔ جب مردے جلائے جائینگے"

معلوم ہوتا ہے۔ آریہ گزٹ نے یہ سطور مدہوشی کے عالم میں لکھی ہیں ورنہ یہ باتیں جو مسلمانوں میں پائی جاتی ہیں۔ آریوں کے لئے نیوگ پر عمل کرنے میں کیونکر روک ٹوک کا باعث ہو سکتی ہیں۔ جب آریہ ان باتوں میں سے کوئی بھی نہیں مانتے۔ تو کیوں ان کیلئے وہ مبارک دن طلوع نہیں ہوتا۔ جبکہ انہیں نیوگ کا دور دورہ ہو۔ کیا ان سطور سے آریہ گزٹ کا یہ مطلب ہے کہ وہ نیوگ کا لالچ دیکر مسلمانوں سے ان کے یہ عقائد ترک کرانا چاہتا ہے ❊

بسم اللہ الرحمن الرحیم

# خطبہ جمعہ

## مامور من اللہ کو ماننے والوں کے کام

از مولانا مولوی شیر علی صاحب

فرمودہ ۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء

---

سورہ فاتحہ اور سورہ رعد کا تیسرا رکوع تلاوت کرنے کے بعد فرمایا:۔

**تمہید** یہ چند آیات جو میں نے پڑھی ہیں۔ یہ اس لئے انتخاب کی ہیں۔ کہ یہ ایسی آیات ہیں۔ جنہیں ہماری جماعت کو ہر وقت مد نظر رکھنا چاہیئے۔ کیونکہ ان آیات میں ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ جو خدا کے مامور کی جماعت کے لئے ازحد ضروری ہیں۔ اور جو اس جماعت کو ہر وقت مد نظر رکھنی چاہئیں ان میں بعض باتیں تو ایسی ہیں۔ جو اختیار کرنے والی ہیں۔ اور بعض ایسی ہیں۔ جو ترک کرنے والی ہیں۔ جو اختیار کرنے والی ہیں۔ ان کو اختیار کرنا چاہیے۔ اور جو ترک کرنے والی ہیں۔ انہیں ترک کرنا چاہیئے۔ اور جہاں تک ہو سکے ان سے بچنا چاہیئے۔ اور ڈرنا چاہیئے۔ کہ کہیں ان کے ارتکاب سے خدا تعالےٰ کا غضب نازل نہ ہو۔

**آخرت کے اندھے** اللہ تعالےٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ من کان فی ھٰذہٖ اعمٰی فھو فی الاخرۃ اعمٰی یعنی جو شخص اس دنیا میں اندھا ہے۔ وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا۔ وہ اندھے کون ہیں۔ جن کے متعلق اس آیت میں فرمایا گیا ہے۔ کہ وہ قیامت کے دن بھی اندھے ہونگے۔

دنیا میں دو گروہ ہوتے ہیں۔ ایک تو وہ گروہ ہوتا ہے۔ کہ جب خدا تعالےٰ کی طرف سے کلام اور وحی آتی ہے تو قبول کر لیتا ہے۔ اور خدا کے مامور کو پہچان لیتا ہے۔ دوسرا وہ گروہ ہوتا ہے۔ جو نہ خدا کے مامور کو پہچانتا ہے۔ اور نہ خدا کے کلام اور وحی کو مانتا ہے۔ بلکہ انکار کر دیتا ہے۔ وہ گروہ جو خدا کے مامور کو پہچانتا ہے۔ اور اس کے کلام کو مانتا ہے۔ وہ اس کے برابر نہیں ہو سکتا۔ جو نہ خدا کے مامور کو پہچانتا ہے اور نہ اس کے کلام کو مانتا ہے۔ ان دونوں میں بڑا فرق ہے۔ اور یہ فرق ہی اس گروہ کو اندھا بنا رہا ہے۔ جو مامور کو نہیں پہچانتا۔ پس اس آیت میں اندھوں سے مراد وہ نابینا لوگ نہیں جنہیں دنیا میں اندھا کہا جاتا ہے۔ اور جو مادی اشیاء نہیں دیکھ سکتے۔ بلکہ وہ بینا شخص مراد ہیں۔ جو باوجود بینائی رکھنے کے مامور کو نہ مانتے ہیں نہ پہچانتے ہیں۔ گویا روحانی اندھے مراد ہیں۔ اور اس جگہ ان اندھوں کا ذکر ہے۔ جن کی آنکھیں ہیں۔ مگر باوجود اس کے مامور کو نہیں دیکھتے۔

**آخرت کے سوجاکھے** اسی رکوع میں خدا تعالےٰ نے ان لوگوں کا بھی ذکر کیا ہے۔ جو مامور کو پہچان لیتے ہیں۔ اور اس پر جو کچھ اترتا ہے۔ اسے مان لیتے ہیں۔ وہ کون ہیں۔ وہ اولوالالباب ہیں۔ یعنی وہ لوگ جو لُب رکھتے ہیں۔ اور یہی وہ ہوتے ہیں۔ جو نصیحت بھی اختیار کرتے ہیں۔ عام لوگ چھلکا دیکھتے ہیں۔ لب اور مغز تک پہنچنے کی کوشش نہیں کرتے۔ حالانکہ یہی وہ بات ہوتی ہے جس کے لئے ایک انسان کو کوشش کرنی چاہیئے۔ جو اولوالالباب ہوتے ہیں۔ وہ چھلکے پر نگاہ نہیں رکھتے۔ وہ اوپر اوپر کی باتوں پر حصر نہیں کر لیتے۔ بلکہ وہ مغز تک پہنچتے ہیں۔ اور اصل حقیقت کو پہچانتے ہیں۔ لیکن وہ لوگ جو لب کو نہیں پہنچتے۔ وہ باوجود دیکھنے کے کچھ نہیں دیکھتے۔ گویا کہ وہ اندھے ہیں۔ جنہیں کچھ نظر نہیں آتا۔

**زمانہ حال کے اندھے** اس زمانہ میں بھی ایسے لوگوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا انکار کر دیا اور آپ پر نازل ہونے والے کلام سے منہ موڑ لیا۔ انہوں نے کیوں انکار کیا اسلئے کہ وہ مغز کو نہ پہنچے اور چھلکے پر ہی گرے رہے۔ ایسے لوگ بڑا عذر جو پیش کرتے ہیں۔ وہ یہ ہے۔ کہ حضرت عیسٰے تو آسمان سے آئے گا۔ تم مریم کے بیٹے نہیں ہو۔ اس لئے تم سچے نہیں ہو سکتے۔ اس طرح ایک چھلکا کو پکڑ لیا۔ لیکن غور نہ کیا۔ اور حقیقت کو نہ پہچانا۔ برخلاف اس کے جو لوگ لُب اور حقیقت کو پکڑتے ہیں۔ وہ مامور کو پہچان لیتے اور اس کی ہر بات پر ایمان لے آتے ہیں۔ اور یہی ہیں۔ جن کو آخرت کے اندھوں کے بالمقابل آخرت کے سوجاکھے کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ لوگ بات کا مغز دریافت کرتے ہیں اور لُب تک پہنچتے ہیں۔ اس لئے وہ اولوالالباب کہلاتے ہیں۔

**اولوالالباب کے کام** مگر اولوالالباب کا یہی کام نہیں۔ کہ صرف مان لیں۔ بلکہ یہ بھی ہے۔ کہ نصیحت بھی پکڑیں۔ اور قبول کرنے کے بعد اور کام بھی کریں کیونکہ صرف قبول کر لینا اور عملی طور پر کسی کام کو نہ کرنا کوئی ایسی اچھی بات نہیں۔ بلکہ اس صورت میں تو یہ خطرہ ہوتا ہے۔ کہ ماننے کے بعد کہیں وہ پھر خدا سے دور نہ ہو جائیں۔ پس اولوالالباب کے لئے مان لینے اور قبول کر لینے کے بعد بھی کام ہیں۔ جو ان کے کرنے کے ہوتے ہیں۔ اور انہیں کاموں سے وہ ترقی کرتے اور کامیاب ہوتے ہیں۔ نہ کہ صرف ایمان لے آنے اور کسی مامور کے مان لینے سے۔ اسی لئے یہ نشانی ٹھہرائی گئی ہے۔ کہ اولوالالباب وہ ہوتے ہیں۔ جو مان لینے کے بعد کام بھی کرتے ہیں۔

**پہلا کام** اولوالالباب کا پہلا کام الذین یوفون بعھد اللہ ولا ینقضون المیثاق کے ماتحت عہد کو پورا کرنا ہے۔ کوئی بھی عہد ہو۔ اسے پورا کرنا اولوالالباب کا کام ہے۔ خواہ وہ عہد کسی انسان کے ساتھ ہو۔ خواہ مامور کے ہاتھ پر باندھا ہو۔ جو اولوالالباب ہوتے ہیں۔ وہ عہد کو پورا کرتے ہیں۔ یہ نہیں کہ ادھر عہد کیا۔ اور ادھر اس کا خیال تک بھی نہ کیا۔ میں اس وقت جس عہد کا ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ وہ وہ عہد ہے۔ جو مامور کے ہاتھ پر باندھا جاتا ہے۔ اور اگر غور کیا جائے۔ تو ہر قسم کے عہد اسی کے ماتحت آجاتے ہیں۔ کیونکہ مامور خدا اور مخلوق کے درمیان ایک واسطہ ہوتا ہے۔ خلقت اس کے ذریعے اپنے خالق تک پہنچتی ہے۔ اور اس کے بتائے ہوئے راستوں پر چل کر اپنے رب کو پاتی ہے۔ کیونکہ وہ جو کچھ کرتا ہے۔ خدا کے منشا اور مرضی کے ماتحت کرتا ہے۔ گویا کہ وہ خدا کا ایک نمائندہ ہوتا ہے۔ پس ایسے شخص کے ہاتھ پر جو مامور ہے۔ جو عہد بھی ہم کرتے ہیں۔ وہ صرف اسی حد تک نہیں رہنے چاہئیں۔ کہ عہد کر لئے اور بس۔ بلکہ ان کو پورا بھی کرنا چاہیئے۔ کیونکہ جب تک ان کو نبھایا نہیں جاتا۔ جب تک ان کو پورا نہیں کیا جاتا۔ تب تک کوئی فائدہ بھی حاصل نہیں ہوتا۔ اور ایسا آدمی عقلمند بھی نہیں کہلا سکتا۔ کیونکہ عقلمند تو تب ہو۔ جو ان کو پورا کرے۔ نا وعدہ خلاف اور وعدہ توڑنے والا نہ بنے۔

**مسیح موعودؑ کے ہاتھ پر ہمارا عہد** ہم نے بھی اس زمانہ میں خدا کے مسیحؑ کے ہاتھ پر عہد کیا ہے۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم رکھیں گے۔ ہمیں اس عہد کو پورا کرنا ہے ہمیں یہ یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ ہم اولوالالباب ہو نہیں سکتے۔ جب تک ہم اسے یاد نہ رکھیں۔ اور اسے پورا نہ کریں۔ کیونکہ اولوالالباب کا پہلا کام عہد کو پورا کرنا ہے۔ پس تم لوگ اس پر تسلی نہ پکڑو۔ کہ ہم نے اس زمانہ کے مامور کو مان لیا۔ بلکہ اس عہد کو پورا کرو۔ جو اس کے ہاتھ پر باندھا۔ ہمیں ہر وقت یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ تب ہی خوش قسمت ہو سکتے ہیں۔ جب اپنے عہد کو پورا کریں۔ ورنہ ہمیں اپنے آپ کو اتنی بات پر خوش قسمت کہنے کا کوئی حق نہیں۔ کہ ہم نے اس زمانہ کے مامور کو مان لیا۔ اور اس کے ہاتھ پر ایک عہد باندھ لیا۔ پس ہمیں چاہیئے۔ کہ ہم اس عہد کو پورا کریں۔ ہمیں ہر کام کرتے وقت دیکھنا چاہیئے۔ کہ ہم دین کو دنیا پر مقدم کر رہے ہیں۔ یا دنیا کو دین پر مقدم۔

**دوسرا کام** دوسرا کام جو اولوالالباب کے کرنے کا ہے۔ وہ والذین یصلون ما امر اللہ بہٖ ان یوصل میں بیان ہوا ہے۔ خدا تعالےٰ اس جگہ اولوالالباب

کہ یہ نشانی بھی بیان فرماتا ہے۔ کہ جس کام کے جوڑنے کا حکم نہیں دیا جاتا اسے وہ جوڑتے ہیں۔ اور جس تعلق کے پیدا کرنے اور قائم رکھنے کا حکم دیا جاتا ہے۔ اسے پیدا کرتے اور قائم رکھتے ہیں۔ ہر ایک شخص کو سوچنا چاہیئے۔ کہ جس تعلق کے جوڑنے اور پھر قائم رکھنے کا اسے حکم دیا گیا۔ کیا اس نے اس کے مطابق اسے جوڑا اور قائم کیا۔ دوسرے لوگوں کو چھوڑ دو۔ ان میں اور ہم میں ایک فرق ہے۔ وہ اس زمانے کے مامور کے منکر ہیں۔ اور ہم ماننے والے۔ وہ سب کچھ بھلا بیٹھے ہیں۔ اور ہم نے از سر نو عہد باندھا ہے۔ پس دوسرے لوگوں سے بڑھ کر ہم کو اس بات پر نظر ڈالنی چاہیئے۔ کہ کیا ہم نے اس کے مطابق کام کیا۔ اور کیا ہم اپنے عہد کو پورا کر رہے ہیں۔ خدا کے ایک مامور کے ساتھ ہم نے تعلق جوڑا۔ اور اس کے ہاتھ پر عہد باندھا۔ اس لئے ہم ہی سب سے زیادہ اس بات کے پابند ہیں۔ کہ اسے قائم بھی رکھیں۔

### اقتدائے امام

ہمارا بڑا تعلق بحیثیت جماعت کے یہ ہے۔ کہ ہم امام کے ساتھ مضبوط تعلق قائم رکھیں۔ اور اسے ٹوٹنے نہ دیں۔ اور اس کی پوری پوری اطاعت کریں۔ کسی کو خلیفہ کہہ دینا یا امام بنا لینا صرف نام کا نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ اس کے پیچھے بھی چلنا چاہیئے۔ امام وہ ہوتا ہے۔ جو پیش رو ہو۔ اور جس کے پیچھے قدم بقدم چلیں۔ پس امام جو کام کر رہا ہے۔ ہم اس کے پیچھے پیچھے نہ جائیں۔ اور اس کی پوری پوری اطاعت نہ کریں۔ اور اس کے حکموں کو نہ مانیں۔ تو پھر کیا ثبوت ہے۔ کہ ہم نے امام مانا ہے۔ ہمیں چاہیئے۔ کہ اس کے ساتھ ہوں۔ اور اس کی پوری پوری متابعت کریں۔ تا ہم نے جو تعلق اس کے ساتھ جوڑا ہے۔ وہ مضبوطی کے ساتھ قائم رہے۔

### ہر کام انتظام کے ماتحت ہو

پھر اس اقتداء میں بے ترتیبی نہ ہو۔ بلکہ ایک منظم صورت میں اس کی اقتداء کی جائے۔ اسلام کی تعلیم میں یہی نظر آتا ہے۔ کہ ہر کام انتظام کے ماتحت ہوتا ہے۔ اور یہی خدا تعالیٰ کا منشاء بھی ہے۔ کہ لوگ ایک انتظام کے ماتحت اپنے تمام کاموں کو سر انجام دیں۔ اس انتظام کے سکھلانے کے لئے خدا تعالیٰ ماموروں کو وقتاً فوقتاً بھیجتا رہتا ہے۔ جو آکر انتظام کی ایک عملی صورت پیش کرتے ہیں۔ بڑے بڑے اہم معاملات سے لے کر چھوٹے چھوٹے امور تک بھی یہی بات نظر آتی ہے۔ چنانچہ اس کا ایک ثبوت تو یہ ہے۔ کہ حکم ہے جب سفر میں جاؤ۔ تو ایک کو امیر بنا لو۔ پھر عام نمونہ اس کا نمازوں میں دیکھا جا سکتا ہے۔ نمازوں کے لئے حکم دیا گیا ہے۔ کہ امام کے پیچھے پڑھیں۔ پس اسلام جہاں سراسر امام کے ساتھ تعلق رکھنے اور اس کے پیچھے پیچھے چلنے کے لئے تاکید کر رہا ہے۔ وہاں انتظام کے ساتھ سب کاموں کے کرنے کی بھی قید لگاتا ہے۔ اس لئے احمدی جماعت کا خصوصیت کے ساتھ یہ فرض ہے۔ کہ جدھر ان کا امام چلے ادھر ہی اس کے پیچھے چلیں۔ اور اس اقتداء میں کوئی گڑبڑ نہ پیدا ہونے دیں۔ اور نہ ہی یہ ہو۔ کہ حضرت موسیٰؑ کی قوم کی طرح کہہ دیں۔ تم اور تمہارا رب جاؤ۔ ہم تو یہ بیٹھے ہیں۔

### مشکلیں بھی آئیں تو تعلق نہ ٹوٹے

پھر یہ بھی ہے۔ کہ امام کی فرمانبرداری اور اس کے قدم بقدم چلنے کی راہ میں بہت سی مشکلات پیدا ہونگی۔ رشتہ داروں کی طرف سے مشکلات پیدا ہونگی۔ قوم کی طرف سے مشکلات ہونگی۔ اور اور لوگوں کی طرف سے مشکلات ہونگی بعض وقت ملازمت کی طرف سے مشکل پیش آجاتی ہے۔ بعض دفعہ بال بچوں کی طرف سے مشکل پیش آجاتی ہے۔ مگر ان کی پرواہ نہ کرنی چاہیئے۔ اور اس تعلق کو مضبوط رکھنا چاہیئے۔ لوگوں سے تعلقات اگر کٹ جائیں تو کٹ جائیں۔ رشتہ داروں سے رشتے اگر قطع ہو جائیں تو ہو جائیں۔ بھائیوں بہنوں سے اگر تعلقات ٹوٹ جائیں تو ٹوٹ جائیں۔ لیکن امام کے ساتھ جو تعلق پیدا کیا وہ ہرگز نہ ٹوٹے۔ بلکہ جب مشکل آئے۔ تو اور بھی مضبوط ہو۔ دکھ اور تکلیفیں اگر پہنچیں۔ تو اس میں اور بھی استحکام پیدا ہو۔ غرض اس تعلق کو جو امام سے ایک دفعہ باندھا مضبوط رکھنا چاہیئے۔ کیسی ہی مشکل کیوں نہ پیش آجائے۔ اس میں کچھ کمی نہیں ہونی چاہیئے۔

### تیسرا کام

يخشون ربهم ويخافون سوء الحساب کے ماتحت تیسرا کام اولوا الالباب کا یہ ہے۔ کہ وہ عمل بھی کرتے ہیں۔ صرف یہ نہیں کہتے۔ کہ ہم حضرت مسیح موعودؑ کے مرید ہو گئے۔ بلکہ وہ ڈرتے بھی ہیں۔ اور نیک عمل بھی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس جگہ فرماتا ہے۔ اولوا الالباب تب کہلا سکتے ہیں۔ کہ وہ خدا سے ڈرتے رہیں۔ اور اپنے عملوں کو سنوارتے رہیں۔ صرف مامور کو مان کر یہ نہ کہتے پھریں۔ کہ ہم کامیاب ہو گئے۔ بلکہ کام بھی کریں۔ اور خدا تعالیٰ سے ڈریں بھی۔

### خشیت اللہ پیدا ہو

چاہیئے کہ وہ کہیں خدا تعالیٰ کسی گناہ کے بدلے یا کسی سستی یا کوتاہی کے باعث ہم کو پکڑ نہ لے۔ ہم نے بھی اس زمانہ کے مامور کو مانا ہے۔ اس لئے ہمارا کام بھی یہی ہے۔ کہ ہم خدا سے ڈریں۔ کیونکہ مومن کا پہلا کام خدا سے ڈرنا ہے۔ پھر مثلاً اگر طاعون پڑی یا کسی قسم کی کوئی اور وبا پھیلی ہو۔ تو خدا تعالیٰ سے ڈرنے کے ماسوا احتیاط بھی کرے۔ اور دعا بھی کرے۔ تا ایسا نہ ہو۔ کہ اس کا شکار ہو کر ایک تو خود تکلیف میں پڑیں۔ اور دوسرے لوگوں کے لئے اعتراض کرنے کا موقع پیدا کریں۔ کیونکہ خدانخواستہ ہم میں سے بھی دوسروں کی طرح طاعون سے اگر مرنے شروع ہو جائیں۔ تو ایک تو لوگ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات پر اعتراضات کریں گے۔ اور دوسرے یہ دیکھ کر وہ سلسلہ میں داخل ہونے سے رک جائیں گے۔

### موجب فتنہ بننے سے بچو

ہماری جماعت کے ہر فرد کو دیکھنا چاہیئے کہ کہیں وہ لوگوں کے لئے موجب فتنہ تو نہیں بنتا ہو۔ اور اس کا ایک ہی طریق ہے۔ کہ ہم میں سے ہر ایک شخص ڈرتا رہے۔ اور دعاؤں میں لگا رہے۔ کہ کہیں خدا ہم کو پکڑ نہ لے۔ اور ہم دوسروں کے لئے موجب فتنہ نہ بنیں۔ اور ہمیں تو دوسروں سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔ کیونکہ ڈرنا صرف ان لوگوں کا خاصہ ہے۔ جو ماموروں کو مانتے ہیں۔ اور ہم نے بھی ایک مامور کو مانا ہے۔ پس ہمیں سب سے زیادہ ڈرنا چاہیئے۔

### چوتھا کام

والذين صبروا ابتغاء وجه ربهم واقاموا الصلوٰة وانفقوا مما رزقناهم سرًا وعلانية ويدرءون بالحسنة السيئة اولئك لهم عقبى الدار۔

پھر ایسے لوگوں کا یہ کام بھی ہوتا ہے کہ خدا کے مامور کی خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے پوری پوری پیروی کرتے ہیں۔ اور کسی تکلیف سے۔ کسی دکھ سے۔ کسی صدمہ سے اس پیروی کرنے سے پیچھے نہیں ہٹتے۔ بلکہ صبر اور استقلال کے ساتھ ہر تکلیف برداشت کرتے ہیں۔ کیونکہ مامور کے ساتھ جو لوگ ہوتے ہیں۔ اور اس کی پیروی کرتے ہیں۔ انہیں تکلیفیں بھی ہوتی ہیں۔ انہیں اذیتیں بھی پہنچائی جاتی ہیں۔ بعض دفعہ حکومتیں انہیں تکلیفیں دیتی ہیں۔ بعض دفعہ رشتہ دار انہیں تکلیفیں دیتے ہیں۔ بعض دفعہ قوم کی طرف سے انہیں تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں۔ غرض ہر طرف سے ان کو تکلیفیں ہی تکلیفیں پہنچائی جاتی ہیں۔ مگر وہ ان سے گھبراتے نہیں۔ بلکہ خدا پر نظر رکھتے ہیں۔ کہ اگر وہ خوش ہو گیا۔ تو یہ تکلیفیں تکلیفیں ہی نہیں۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ بھی قرآن شریف میں فرماتا ہے۔ کہ ایسے لوگ جو مامور کو ماننے یا خدا کے حکموں کی تعمیل کرنے کے سبب ستائے اور دکھ دیئے جاتے ہیں۔ خدا کی رضا کے لئے صبر سے کام لیں۔ گھبرائیں نہیں۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف دیکھیں یہ نہ سمجھیں۔ کہ وہ لوگوں کے تکلیفیں دینے کا ذکر پولیس سے کریں گے تو پولیس ان کو بچا لے گی یا وہ تحصیلدار سے مدد چاہیں گے۔ تو اس کی مدد سے وہ ان سے نجات پا جائیں گے یا مجسٹریٹ کے سامنے شکایت کریں گے۔ تو بچائے جائیں گے۔ بلکہ یہ سمجھیں۔ کہ اگر کچھ کر سکتا ہے۔ تو وہ خدا ہی ہے۔ ورنہ اور کوئی کچھ نہیں کر سکتا۔ نہ کوئی پولیس نہ کوئی تحصیلدار۔ نہ کوئی مجسٹریٹ اور نہ کوئی اور بچا سکتا ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اگر کوئی شخص شکایت کرتا کہ مجھے مخالفین کی طرف سے یہ تکلیف دی گئی یا یہ اذیت پہنچائی گئی۔ تو آپؑ اسے یہی فرماتے کہ صبر کرو۔ اور خدا سے مدد مانگو۔ مقدمہ نہ کرو۔ پس ایسے لوگ خدا ہی کی طرف

دعبان رکھتے ہیں۔ تکلیفیں خواہ کتنی ہی بڑھ جائیں۔ وہ اُسی کے آگے جھکتے ہیں۔ اور صبر اور استقلال کے ساتھ ان کو برداشت کرتے ہوئے خدا سے مدد مانگتے ہیں۔ ہر دکھ کے وقت۔ ہر تکلیف کے وقت اور ہر نقصان کے وقت وہ اپنے رب سے ہی کہتے ہیں کہ اے خدا ان تکلیفوں سے بچا۔

### پانچواں کام

اسی آیت میں ایک اور کام بھی ان لوگوں کا یہ بتایا گیا ہے۔ کہ وہ نماز پڑھتے ہیں۔ اور جو کچھ ان کو دیا گیا ہے۔ اس میں سے خرچ بھی کرتے ہیں۔ یہ بھی ایک بھاری فرض ہے۔ خدا تعالےٰ ہمارے مالوں کا محتاج نہیں۔ سب کچھ اسی کا ہے۔ اگر ہم اس کی راہ میں خرچ نہ کریں۔ اگر ہم اسلام کی ترقی اور اشاعت کے لئے اپنے مال صرف نہ کریں۔ تو اس کی اُسے کوئی پروا نہیں۔ وہ اگر چاہے تو بغیر ہمارے خرچ کرنے کے لوگوں کو اسلام میں داخل کرسکتا ہے۔ اور اسلام کو ترقی دے سکتا ہے۔ لیکن یہ جو اس نے چاہا ہے۔ کہ ہم اس مال سے اس کی راہ میں کچھ خرچ کریں تو یہ اس کا احسان ہے۔ اور ہمارے فائدہ کے لئے وہ چاہتا ہے۔ کہ ہم ان کاموں پر مال خرچ کریں تو یہی نہیں کہ ہم نماز پڑھیں یا روزہ رکھیں یا اور نیکی کے کام کریں۔ بلکہ یہ بھی ضروری ہے۔ کہ اس کی راہ میں مال خرچ کریں۔

### انفاق فی سبیل اللہ کیلئے بہترین زمانہ

اور یاد رکھو۔ کہ سب سے بڑھ کر موقعہ مال خرچ کرنے کا آج کل ہے۔ کہ یہ ایک مامور کا زمانہ ہے اور مامور کے زمانہ سے بڑھ کر اور کوئی اچھا زمانہ مال خرچ کرنے کا نہیں ہوتا۔ پس آج جو موقعہ حاصل ہے نہ پہلے تھا۔ نہ بعد میں ہوگا۔ وہ لوگ یاد رکھیں۔ جن کے پاس مال ہے۔ مگر وہ خدا کی راہ میں خرچ نہیں کرتے۔ کہ وہ گھاٹے میں ہیں۔ اگر وہ اپنے بال بچوں پر اپنے عیش و آرام میں ہی سب کچھ خرچ کرتے ہیں تو وہ اپنے مالوں کو بجا طور پر خرچ نہیں کررہے۔ کیونکہ یہ تو ایسے کام ہیں۔ جو چند روزہ ہیں۔ اور جو ہمیشہ رہنے والے ہیں۔ وہ وہی ہیں۔ جو خدا نے مقرر کئے اور جن کے متعلق خدا کے ایک مامور نے بتایا۔ کہ ان پر خرچ کرو۔ تو دونوں جہان کا بھلا ہو۔ اسی طرح ان لوگوں کو بھی خیال کرنا چاہیئے۔ جن کے پاس زمینیں ہیں۔ مکانات ہیں اور اور قسم کی جائدادیں ہیں۔ مگر وہ خدا کے راستے میں خرچ نہیں کرتے ہیں۔ اور اپنے رشتہ داروں اور لواحقین کے آرام اور تن آسانی پر پانی کی طرح اپنے مال بہاتے ہیں۔ گو وہ بھی خدا کے منشاء کے مطابق کام نہیں کررہے۔ جس طرح ہم تکالیف برداشت کرتے ہیں۔ جس طرح ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ روزوں کو پورا کریں۔ جس طرح ہمارا یہ فرض ہے۔ کہ خدا کے حکم کے ماتحت مامور کے ساتھ وابستہ رہیں۔ اس کی اطاعت کریں۔ جس طرح ہمارا یہ فرض ہے۔ ہم نمازیں پڑھیں۔ اور خدا سے ڈریں۔ اسی طرح ہمارا یہ بھی فرض ہے۔ کہ ہم اسکی راہ میں اپنے مال بھی خرچ کریں۔

### چھٹا کام

پھر ایک اور فرض بھی ہے۔ جو مامور کی جماعت کے ذمہ ہے۔ اور وہ عمدہ اخلاق ہیں۔ ایک مامور کے ماننے والی جماعت میں عمدہ اخلاق ضرور ہونے چاہئیں۔ اور دوسرے لوگوں میں اور ان میں فرق ہونا چاہیئے۔ کیونکہ مامور کی جماعت دنیا میں ایک نمونہ قائم کرنے والی جماعت ہوتی ہے۔ اگر اس میں اور دوسرے لوگوں میں فرق نہیں۔ تو پھر امتیاز کوئی نہیں رہتا۔ کہ یہ مامور کی جماعت ہے اور یہ وہ گروہ ہے۔ جو مامور کو نہیں مانتا۔ پس یاد رکھو خدا تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ تمہارے لئے یہ کافی نہیں۔ کہ تم نماز پڑھو تمہارے لئے یہ کافی نہیں۔ کہ تم اس کی راہ میں مال خرچ کرو۔ بلکہ تمہارے ذمہ یہ بھی ہے۔ کہ تم عمدہ اخلاق بھی دکھاؤ۔

### اخلاق فاضلہ تبلیغ مجسم ہیں

احمدی جماعت کو چاہیئے۔ کہ وہ ہر وقت عمدہ اخلاق دکھائے۔ کیونکہ یہ بھی ایک تبلیغ ہے۔ اگر دنیا دیکھے گی۔ کہ احمدیوں کے اخلاق اچھے ہیں۔ تو وہ آپ ہی ایمان لے آئیگی۔ اس کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت نہ ہوگی۔ پس تم عمدہ اخلاق دکھاؤ لڑائی اور جھگڑے مت کرو۔ کیونکہ اگر تم بھی لڑو اور جھگڑو گے تو لوگ یہی کہیں گے۔ کہ یہ بھی دوسروں کی طرح لڑتے جھگڑتے ہیں۔

### بداخلاقی ٹھوکر کا باعث ہے

غور کرو۔ اگر ایک شخص جو مرکز کو دیکھنے آتا ہے۔ وہ دیکھتا ہے۔ کہ دو احمدی آپس میں لڑ رہے ہیں۔ تو وہ یہی کہیگا۔ یہ تو ہم جیسے ہی ہیں۔ پھر کیا ضرورت ہے۔ کہ ہم گھروں کو چھوڑیں دوستوں سے جدا ہوں۔ رشتہ داروں اور عزیزوں سے منہ موڑیں۔ جب یہ بھی ایسے ہی ہیں۔ اور ہماری طرح ہی لڑتے جھگڑتے بھی ہیں۔ تو پھر ان میں اور ہم میں کوئی فرق نہیں۔ اس لئے ہم ان میں کیوں شامل ہوں۔ پس یاد رکھو۔ جو لڑتا ہے۔ وہ دین کو نقصان پہنچاتا ہے۔ اور وہ دوسروں کے لئے ٹھوکر کا باعث ہوتا ہے۔ اس لئے احمدی جماعت کو بہت احتیاط کرنی چاہیئے۔ کہ وہ دین کو نقصان پہنچانے والی اور لوگوں کی ٹھوکر کا باعث نہ بنے۔ بلکہ ہر موقع پر عمدہ اخلاق دکھائے۔

### بدی کے بدلے نیکی کرو

احمدی جماعت کا یہ فرض ہے۔ کہ وہ بدی کے بدلے بدی نہ کریں۔ لوگ اگر دکھ دیں۔ تو مہربانی کرو۔ لوگ اگر گھروں سے نکالیں تو ان پر شفقت کرو۔ ان میں سے جو مدد کے قابل ہو۔ اس کی مدد کرو۔ تا وہ دیکھیں اور محسوس کریں۔ کہ ہم تو ان کو تباہ کرنا چاہتے تھے۔ لیکن یہ ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچاتے۔ بلکہ فائدہ پہنچاتے ہیں۔

مامور کے ماننے والی جماعت جو ان احکام پر عمل کرتی ہے۔ اور خدا کو راضی کرنے کے واسطے جو تکلیفیں برداشت کرتی ہے وہ چند روزہ ہوتی ہیں۔ انجام کار ان کو ان کاموں کی وجہ سے سکھ ملے گا۔ اور نہ صرف سکھ ملے گا۔ بلکہ بہشت بھی ملے گا۔ پھر ان میں وہ خود ہی نہ داخل ہونگے۔ بلکہ ان کے ساتھ ان کے باپ ان کی مائیں۔ ان کی بیویاں۔ ان کے بچے بھی داخل ہونگے۔ بشرطیکہ وہ صلاحیت رکھنے والے ہوں۔ اور مامور کے منکر نہ ہوں پس یہ کتنا بڑا عظیم الشان فائدہ ہے۔ کہ اس چند روزہ کی تکلیف کے بدلے وہ بھی جنت میں داخل ہونگے اور ان کے رشتہ دار بھی۔ تم بچوں کے سکھ کی خاطر دین کے کام کو نہ چھوڑو۔ تم بیوی کی آسائش کی خاطر مامور کا ساتھ دینے سے منہ نہ موڑو۔ تم کسی اور رشتہ دار یا کسی اور کی خاطر خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے گریز نہ کرو۔ یہ سب چیزیں فانی ہیں۔ تم اس چیز کو پانے کی کوشش کرو۔ جس میں ہمیشگی ہے۔

### بہترین راہ

لیکن اگر تم صرف اپنے مال کا چالیسواں یا سولھواں حصہ دے دو۔ تو ہمیشہ کی زندگی نہ صرف تمہارے لئے ہو۔ بلکہ تمہاری بیویوں کے لئے بھی ہو۔ تمہارے بچوں کے لئے بھی اور تمہارے لواحقین کے لئے بھی۔ تم چاہے ہو کر سارا غلہ گھر لے جاؤ۔ اور اس طرح ایک عارضی خوشی حاصل کرو۔ یہ بہتر ہے یا یہ بہتر ہے۔ کہ تم اور تمہارے بچے اور تمہاری بیویاں تھوڑا سا خدا کی راہ میں خرچ کرنے سے ہمیشہ کی خوشی حاصل کریں۔ پس تم سوچو۔ کہ کونسی راہ تمہارے لئے بہتر ہے۔

---

## لوتھر اور بھوت پریت

یہ امر کہ مارٹن لوتھر جیسے عیسائی ریفارمر بھی بعض روحانی امور کے متعلق عجیب عجیب قسم کی توہم پرستی میں پھنسے ہوئے تھے۔ اس سے ثابت ہے کہ اپنے سر کی بیماری کو جس کے سبب کہ اسے اپنے حجلۂ دماغ میں اک شور سا سنائی دیتا تھا اور کسی حد تک تکلیف بھی تھی۔ بھوت پریت کے آسیب سے منسوب کرتے تھے یہ کیوں؟ اسلئے کہ ایک لمبے عرصہ تک عیسائی تجربات روحانی سے محروم تھے۔ اور بجائے ان علوم سے بہرہ ور ہونے کے وہ ایک قسم کے ظلمتکدہ میں ٹھوکریں کھاتے پھرتے تھے۔ مگر مسلمان مصلحین کی یہ حالت نہیں۔ وہ ایک زندہ مذہب کے پیرو کار ہونیکے سبب ہمیشہ مکالمہ و مخاطبہ الٰہیہ سے مشرف ہوتے رہے۔ اور روشنی کے فرزندوں کی طرح ذاتی تجربات کی روشنی میں انہوں نے پرورش پائی۔ اور ان روحانی امور سے کبھی انہوں نے دھوکہ نہیں کھایا۔ اور نہ "آہیات" کے لیے انکشافات کو انہوں نے کبھی بازیچۂ اطفال بنایا۔ اور انکے متعلق کوئی خیالات کا [illegible]

# جلسہ احمدیہ شاہجہانپور

الحمد للہ کہ جس جلسہ کا دنوں سے انتظار ہو رہا تھا۔ وہ ۱۷، ۱۸ ستمبر ۱۹۲۵ء کو منعقد ہو کر بخیر و خوبی ختم ہو گیا۔ مختصر روئداد یہ ہے۔ اخی المحترم حافظ سید مختار احمد صاحب جنرل سیکرٹری انجمن احمدیہ شاہجہانپور عرصہ دراز سے مولوی عبد الغفور صاحب کے ساتھ بریلی میں مصروف تبلیغ تھے۔ اور انہماک اتنا بڑھا ہوا تھا۔ کہ باوجود بار بار عرض کئے جانے کے وہ شاہجہانپور تشریف نہ لا سکے۔ یہاں تک کہ جلسہ کا وقت قریب آگیا۔ آخر ۱۱ ستمبر کو شام کے وقت جب وہ تشریف لائے۔ تو دوسرے ہی روز واپسی کے لئے بریلی سے تقاضا شروع ہو گیا۔ اور چند تحریریں پہنچنے کے بعد تار آنے پر وہ انتظام جلسہ کے متعلق مجھے اور بھائی عبد الباسط صاحب اور عزیزی محمد عقیل سلمہ کو ضروری ہدایات دیکر واپس بریلی تشریف لے گئے۔ اتفاق سے اخی المحترم جناب حاجی عبد القدیر صاحب و اخی المکرم حاجی عبد القدوس صاحب بھی موجود نہ تھے۔ بڑا خیال تھا۔ کہ اتنے قلیل عرصہ میں جلسہ گاہ کی تیاری اور بیرونجات کے مہمانوں کے قیام وغیرہ کا حسب دلخواہ انتظام کیونکر ہو سکے گا۔ لیکن خدا کا فضل کہ تمام امور حسب دلخواہش انجام پا گئے۔ اور موجب خوشنودی بزرگان ہوئے۔ میں خود بھی سامان اور دوسرے انتظامات میں مصروفیت کی وجہ سے بہت کم مدد دے سکا۔ لیکن برادر عزیز محمد عقیل نے بمشورہ و امداد بھائی محمد احمد صاحب و عبد الباسط صاحب اندرون احاطہ استاذی المعظم حضرت حافظ صاحب مدظلہ نہایت دلکش اور شاندار جلسہ گاہ تیار کر لی۔ سڑک سے جلسہ گاہ تک تین دروازے بنائے گئے۔ جن کے دائیں بائیں طرح طرح کے کتبے رنگا رنگ کی قندیلیں۔ قسما قسم کے چاند تارے قمقمے آویزاں اور جھنڈیاں نصب کیں۔ پہلے عالی شان دروازہ پر وسط میں چوب قلم سے جلسہ احمدیہ شاہجہانپور لکھا تھا۔ اور دائیں بائیں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے الہامات و اشعار۔ وسطی دروازے پر چوب قلم سے یہ الہام کہ "میں تیری تبلیغ کو دنیا کے کناروں تک پہنچا دوں گا"۔ اور جلسہ گاہ کے خاص دروازہ پر جو اندرون احاطہ بنایا تھا واضح خط میں کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور الہامات و اشعار حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کتبے دروازے کے اندر وسیع جلسہ گاہ تھی۔ جو رنگین چوبوں سے چاندنی اور قسما قسم کی جھنڈیوں سے آراستہ اور رنگارنگ کے قمقموں اور قندیلوں سے مزین تھی۔ علماء و مقررین کے لئے تختوں کا وسیع پلیٹ فارم اور سامعین کے لئے چپ و راست اور سامنے فرش تھا۔

دفعتہً بمعیت اخی المحترم استاذی المعظم حضرت حافظ صاحب ۱۶ ستمبر کو ۸ بجے صبح کے میل ٹرین سے بریلی سے شاہجہانپور پہنچا۔ اراکین انتظامیہ نے اسٹیشن پر استقبال کیا۔ اور احاطہ جلسہ گاہ کے قریب حضرت استاذی المعظم کے مکان پر لا اتارا۔ اگرچہ حضرات مبلغین کو پیہم شب بیداریوں اور مسلسل تقریروں اور پھر سفر کی وجہ سے تکان ہونا چاہیئے تھا۔ لیکن انہوں نے کچھ پروا نہ کی۔ اور چائے نوشی کے بعد سائلوں کے سوالات کے جوابات میں مصروف ہو گئے۔ بعد طعام نمازیں اپنے اپنے وقت پر مسجد احمدیہ میں ادا کیں۔ نماز مغرب ادا کر کے جب احمدی اصحاب مسجد احمدیہ سے باہر آتے ہیں۔ تو سڑک سے لے کر جلسہ گاہ تک ساری گلی اور جلسہ گاہ روشنی سے جس کے لئے گیس کے ہنڈے جا بجا موقع موقع سے رکھے ہوئے تھے۔ جگمگا رہی تھی۔ اور جھنڈیاں اور چاند تارے قمقمے اور قندیلیں اپنی پوری بہار دکھا رہے تھے۔ ۸ بجے کے بعد پہلا اجلاس بہ صدارت حضرت استاذی المعظم حافظ سید مختار احمد صاحب شروع ہوا۔ مکرمی جناب حافظ سخاوت علی صاحب کی تلاوت قرآن شریف کے بعد عزیزی محمد صادق سلمہ نے جو جناب حاجی عبد القدیر صاحب کا بہت خورد سال پوتا ہے۔ کلام محمود میں سے ایک نظم پڑھی اور پھر برادرم منشی اضیاج علی صاحب نے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی یہ مشہور نظم "محمد عربی کی ہو آل میں برکت" نہایت عمدہ اور دلخوش انداز میں پڑھی۔ اس نظم کے بعد جناب مولوی عبد الغفور صاحب مولوی فاضل نے اپنی دلپذیر تقریر شروع کی۔ جو مسئلہ حیات و وفات حضرت مسیح علیہ السلام سے شروع ہو کر تمام اہم مسائل متنازعہ پر روشنی ڈالتی ہوئی مسئلہ نبوت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر پہنچ کر ختم ہوئی۔

اگرچہ مخالفین نے دیوبند اور بریلی کی طرح یہاں بھی اشتہار دے رکھا تھا۔ کہ کوئی شخص احمدیوں کے جلسہ میں نہ جائے۔ اور اسی تاریخ و وقت پر قریب ہی کہیں ہمارے خلاف ایک جلسہ بھی منعقد کیا تھا۔ اور ہمارے جلسہ میں آنے والوں کو روکنے کے لئے آدمی بھی متعین کئے تھے۔ جو سڑک پر کھڑے ہمارے جلسہ میں آنے سے روک کر اس جلسہ میں جانے کے لئے لوگوں سے اصرار کر رہے تھے۔ تاہم بفضلہ تعالیٰ ہمارے جلسہ میں امید سے بہت زیادہ لوگ شریک ہوئے۔ یہ جلسہ بارہ بجے کے قریب صدر جلسہ کی مختصر مگر معنی خیز تقریر پر جو مخالفین کی کارروائیوں اور ان کے اعتراضات کی کیفیت اور سامعین کے شکریہ پر مشتمل تھی ختم ہو گیا۔

دوسرے روز بعض اصحاب کے سوالات اور ان کے جوابات کی تسلی و تسکین کے لئے جو زیر تبلیغ تھے۔ اور بیرونجات سے بغرض شرکت جلسہ آئے تھے۔ قیام گاہ پر استاذی المعظم حضرت حافظ صاحب کی تقریر شروع ہوئی۔ جس کا سلسلہ طعام و نماز کے اوقات نکال کر صبح سے عصر تک جاری رہا۔ اس تقریر نے علمائے سوء کا وہ نقشہ آنکھوں کے سامنے کھینچ دیا۔ جس سے عام تو کیا اکثر خاص اصحاب بھی واقف نہ تھے۔ ابتداء سے لے کر آخر تک جن جن علماء نے جری اللہ فی حلل الانبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مخالفت کی یا اب کر رہے ہیں۔ یہ تقریر ان سبھی کے کوائف پر حاوی تھی سامعین بہت ہی محظوظ ہوئے۔ اور جو لوگ شب کو مخالفین کے جلسہ میں جا کر ان کے اعتراضات سن آئے تھے۔ ان کے لئے تو یہ تریاق ثابت ہوئی۔ اور وہ ساری سمیت جو مخالفانہ تقریروں نے پیدا کی تھی۔ اس تقریر کی رو میں مثل خس و خاشاک بہ گئی۔ اور اصحاب بیرونجات میں سے ایک صاحب جو مدت سے جویائے حق تھے سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہو گئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

دوسرا اجلاس ۱۸ ستمبر کو ۸ بجے کے بعد منعقد ہوا مکرمی حافظ سخاوت علی صاحب کی تلاوت قرآن شریف اور برادرم اضیاج علی صاحب کی دل آویز نظم خوانی کے بعد مولوی غلام احمد صاحب مولوی فاضل نے اس عنوان پر کہ "احمدیت کیا ہے" تقریر شروع فرمائی۔ یہ تقریر مسائل متنازعہ پر حاوی تھی۔ آیت بل رفعہ اللہ الیہ کے بہت سے پہلوؤں پر مختلف طریقوں سے آپ نے ایسی زبردست بحث فرمائی۔ کہ دل عش عش کر گئے۔ آخر میں آپ نے چند معیار صادقین قرآن شریف سے پیش کر کے یہ دکھایا۔ کہ انہیں سے حضرت اقدس کی صداقت بھی ثابت ہوتی ہے۔ اب دو ہی صورتیں ہیں یا تو حضرت اقدس کو بھی صادق مانا جائے یا ان تمام صادقوں کی صداقت سے جو ان مذکورہ معیاروں کی رو سے صادق مانے گئے ہیں۔ انکار کر دیا جائے۔ سب سے آخر میں آپ نے ان چند امور کا جواب دیا۔ جن کو پیش کر کے علماء سوء کم واقفیت رکھنے والوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف آنے سے روکتے ہیں۔ منجملہ ان کے ایک مسئلہ ختم نبوت بھی تھا۔ آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ و اقوال علماء و ائمہ سے بڑی عمدگی و صفائی کے ساتھ ثابت کیا۔ کہ خاتم النبیین کے ہرگز وہ معنی نہیں ہیں۔ جو عام طور پر علماء کر رہے ہیں۔ بلکہ صحیح معنی یہ ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سلسلہ انبیاء کے مہر ہیں۔ اور بغیر آپ کی تصدیق کے کسی کی نبوت ثابت نہیں ہو سکتی۔ اور حضور انور کے بعد صاحب شریعت اور مستقل اور ایسا نبی جو آپ کا متبع نہ ہو نہیں آسکتا۔ مگر ایسا نبی جو صاحب شریعت نہ ہو مستقل نہ ہو۔ اور حضور خاتم النبیین کا امتی و متبع ہو ضرور آسکتا ہے۔ خاتم النبیین کے یہی وہ معنی ہیں جن سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی عظمت و وقار کا اظہار ہوتا ہے اور یہی وہ معنی ہیں۔ جن کی آیات قرآنیہ و احادیث صحیحہ و ارشاد حضرت عائشہ صدیقہ و اقوال حضرات ائمہ و علماء سے تائید و تصدیق ہوتی ہے۔ اور حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام ایسے ہی نبی ہیں۔ یعنی نہ تو آپ شرعی نبی ہیں نہ مستقل و براہ راست نبی ہیں۔ بلکہ غیر تشریعی اور امتی نبی ہیں۔ اور آپ نے نبوت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وساطت سے پائی ہے۔ اس کے ثبوت میں آپ نے قرآن و حدیث و اقوال علماء سے بہت

سے حوالے پیش کئے۔ اور بتایا کہ قرآن شریف سے بھی ثابت ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی لحاظ سے مسیح موعود کو نبی اللہ فرمایا ہے۔ حضرت عائشہ رض بھی فرماتی ہیں۔ حضرت شیخ سید عبد القادر جیلانی۔ حضرت محی الدین ابن عربی۔ حضرت امام غزالی۔ حضرت سید عبد الکریم جیلی۔ حضرت مولانا روم۔ حضرت مجدد الف ثانی۔ حضرت مولانا اسمٰعیل شہیدؒ۔ حضرت مولانا محمد قاسم حضرت مولانا عبد الحیؒ فرنگی محلی۔ جناب مولوی محمد حسن صاحب حلالی امروہی صاحب غایت البرہان کے ارشادات سے بھی ثابت ہوتا ہے۔ کہ نبوت تشریعی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ختم ہوئی ہے۔ نہ کہ مطلق نبوت۔ اور مجرد مطلق نبوت کے باقی ہونے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت میں کوئی خلل نہیں آتا۔ ایسے بہت سے حوالجات آپ نے پیش کئے یہ تقریر ۱۲ بجے ختم ہوئی۔

اس کے بعد استاذی المعظم جناب صدر جلسہ کے ایک لطیف نکتہ اور شکریہ سامعین اور دعا کے بعد بخیر و خوبی جلسہ برخاست ہوا۔ علاوہ طلباء مدارس عربیہ کے اہل شہر میں سے بھی بعض معزز اہل علم اس جلسہ میں تشریف فرما تھے۔ اور شیعہ صاحبان میں سے بھی چند نہایت معزز و اہل علم حضرات جس کے لئے جماعت احمدیہ ان کی شکر گذار ہے۔ اگر اسی طرح مختلف العقیدہ اور مختلف الآرا اصحاب اطمینان دلوں سے ایک دوسرے کے خیالات سنیں۔ تو وہ غلط فہمیاں جنہوں نے اسلامی فرقوں میں بعد المشرقین پیدا کر دیا ہے۔ بڑی حد تک دور ہو سکتی ہیں۔ آخر میں اتنا اور کہہ دینا چاہتا ہوں۔ کہ علاوہ مذکورہ بالا لوگوں کے انتظام و آرائش جلسہ وغیرہ میں برادرم اصلاح علی صاحب و حافظ صاحب قائم گنج و محمد میاں و احمد میاں سلمہما نے بھی بہت کچھ مدد کی ہے جزاہم اللہ احسن الجزاء۔ اور سب سے بڑا انتظام و اہتمام تو محبی المکرم حاجی عبد القدوس صاحب نے کیا ہے۔ اسی دوران میں آپ نے وفد کے ساتھ تقریباً ڈیڑھ سو آدمیوں کو پر تکلف دعوت بھی دی۔ جس میں غیر احمدی احباب بھی شامل تھے۔ فقط۔

خادم الحفاظ خاکسار عبد الجمیل احمدی عفا اللہ عنہ

---

## تبلیغ کے متعلق ضروری ہدایات

۲۴ ستمبر کو ایک سرکلر جملہ سیکرٹری صاحبان تبلیغ کی خدمت میں بذریعہ ڈاک روانہ کیا گیا ہے۔ جو سرکلر سیکرٹری صاحبان کو ماہوار رپورٹ میں امداد دے گا۔ اور ان کو معلوم ہو جائیگا۔ کہ دفتر دعوۃ و تبلیغ ان سے کن امور کے متعلق ماہوار رپورٹ کا مطالبہ کرتا ہے۔ ستمبر کی تبلیغی رپورٹیں کچھ تو آچکی ہیں۔ اور باقی انشاء اللہ جلد آنے کی توقع ہے۔ لیکن میں اس اعلان کے ذریعے سیکرٹری صاحبان سے التماس کرتا ہوں۔ کہ ماہ اکتوبر کی رپورٹ اس سرکلر کے مطابق تیار کر کے نومبر کے پہلے ہی ہفتہ میں روانہ کرنے کی کوشش کریں۔ اسوقت تک بعض جگہوں سے رپورٹیں بہت بے ترتیبی سے آ رہی ہیں۔ یعنی بعض جگہ ایسی ہیں۔ جن سے اگست کی رپورٹیں ہمیں اکتوبر کے شروع میں ملی ہیں۔ اور پھر وہ ایسی مختصر ہیں۔ کہ دیکھ کر حیرانی ہوتی ہے۔ کہ اگر اس اختصار سے کام لینا تھا تو ایسے احباب اگست کی رپورٹ یکم ستمبر کو ہی روانہ کر سکتے تھے۔ اور اس تاخیر کی ضرورت نہ تھی۔

محولہ بالا سرکلر کی نقل اس جگہ بھی دی جاتی ہے۔ تاکہ جن احباب کو کسی وجہ سے بذریعہ ڈاک نہ مل سکے۔ وہ اس سے فائدہ اٹھالیں۔ اور اگر ضرورت ہو۔ تو خط لکھ کر طلب کر لیں۔ جن احباب کے پاس طبع شدہ رپورٹ فارم موجود ہیں۔ وہ ان کو ترک کر دیں۔ اور سادہ کاغذ پر اس سرکلر کے مطابق رپورٹ تفصیل سے دیا کریں۔ امرائے جماعت احمدیہ سے خاص طور پر التماس کی جاتی ہے۔ کہ وہ سیکرٹری صاحبان کو جلد رپورٹ دینے کی ہدایت کریں۔ جو اس سرکلر کے مطابق ہونی چاہیئے۔ سرکلر حسب ذیل ہے:۔

یہ امر مخفی نہ رہے۔ کہ دفتر دعوۃ و تبلیغ آپ سے کسی خاص فرد یا چند افراد و احمدی کسی خاص واقعہ کے متعلق رپورٹ کا مطالبہ نہیں کرتا۔ بلکہ ہمارا مطالبہ یہ ہے۔ کہ جماعت نے بحیثیت مجموعی ایک ماہ میں جو کام کیا ہے۔ اس کی رپورٹ پیش کی جائے۔ اور اس رپورٹ کا ہر ماہ کے اختتام پر فوراً دفتر میں پہنچ جانا ضروری ہے۔ رپورٹ لکھنے سے قبل سیکرٹری صاحب تبلیغ کو رپورٹ کا عنوان اس طرح جلی حروف میں لکھنا چاہیئے:۔

ماہوار تبلیغی رپورٹ از یکم ۔ ۔ ۔ تا آخر ۔ ۔ ۔ ۔ ۱۹۲۵ء

منجانب ۔ ۔ ۔ سیکرٹری تبلیغ جماعت احمدیہ بمقام ۔ ۔ ۔ ۔ ۔

ڈاک خانہ ۔ ۔ ۔ ۔ ضلع ۔ ۔ ۔ ۔

اس کے بعد حسب ذیل امور کے متعلق بالترتیب رپورٹ میں کسی قدر تفصیل سے ذکر کرنا ضروری ہے۔

(۱) سیکرٹری تبلیغ نے جماعت کے افراد کے اندر تبلیغی روح پھونکنے کے لئے کیا جدوجہد کی ہے۔ اور کیا ذرائع اختیار کئے گئے ہیں۔ اور کس حد تک کامیابی ہوئی ہے۔

(۲) کیا ماہ زیر رپورٹ کے چار ہفتوں میں جماعت کے ہر فرد نے جس پر تبلیغ فرض ہے۔ حسب فیصلہ مجلس مشاورت منعقدہ ۱۱ و ۱۲ اپریل ۱۹۲۵ء باقاعدہ وقت کا چندہ لیا گیا ہے۔ یعنی کوئی شخص ایسا تو نہیں۔ جس نے ہر ہفتہ کے ایک مخصوص کردہ دن میں کم از کم تین گھنٹے تبلیغ میں صرف نہ کئے ہوں۔ سوائے اس کے کہ اس نے کسی مجبوری کی وجہ سے سیکرٹری تبلیغ سے اجازت حاصل کر لی ہو۔

(۳) اگر کوئی ایسا شخص ہو۔ تو اس کا نام مع وجوہات اختصار کے ساتھ پیش کیا جائے۔

(۴) جماعت کی خواتین (خواندہ یا ناخواندہ) نے تبلیغ میں کیا حصہ لیا۔

(۵) جماعت نے بحیثیت مجموعی مندرجہ ذیل مذاہب کے لوگوں میں کیا کیا تبلیغی سرگرمیاں دکھلائی ہیں۔ غیر احمدیوں میں۔ آریوں میں۔ دیگر ہندوؤں میں۔ سکھوں میں۔ عیسائیوں میں۔ اچھوت اقوام میں۔ اور ساتھ ساتھ یہ بھی لکھا جائے۔ کہ ان فرقوں کے لوگ مقامی جماعت کی کس رنگ میں مخالفت کر رہے ہیں۔

(۶) کس قدر لٹریچر تقسیم کیا گیا۔ اور کن اقوام میں (لٹریچر میں کتب۔ اشتہارات۔ اخبارات شامل سمجھی جائیں)۔

(۷) کیا جماعت کے احباب ہدایات کے فقرہ ۸ و ۹ و ۱۰ پر پوری طرح عامل ہیں۔ اور جماعت میں ایسے لوگ تو نہیں۔ جو ان ہدایات کی خلاف ورزی کر کے اپنے دائرہ عمل کو خود محدود اور مسدود کر رہے ہوں۔ جو ہیں۔ ان کے نام بتائے جائیں۔

(۸) غیر احمدیوں۔ ہندوؤں۔ سکھوں۔ عیسائیوں اور اچھوت اقوام میں سے جس قدر نفوس جماعت کے زیر تبلیغ ہوں۔ ان کی جدا جدا تعداد دی جائے۔ گذشتہ ماہ زیر تبلیغ اشخاص کی کیا تعداد تھی۔ اور ماہ زیر رپورٹ میں کیا ہے۔ پہلے سے اگر کمی ہوگئی ہے تو اس کے وجوہات کیا ہیں۔ افراد زیر تبلیغ پر جو اثر ہو رہا ہے۔ اس کے متعلق سیکرٹری تبلیغ اپنی رائے احتیاط سے صحیح صحیح درج کرے۔

(۹) ماہ زیر رپورٹ میں کل تبلیغی پبلک لیکچر کتنے اور کہاں کہاں ہوئے۔ ان کی تفصیل کیا ہے۔ یعنی کس کس موضوع پر۔

نوٹ:۔ اپنی جماعت میں اگر کوئی لیکچر لوگوں کے اندر تبلیغ کے لئے مستعدی اور جوش پیدا کرنے کے لئے دیئے گئے ہوں تو ان کی تعداد اور تفصیل فقرہ نمبر ۱ کے ماتحت آنی چاہیئے۔

(۱۰) اس مہینہ میں کتنے افراد سلسلہ عالیہ احمدیہ میں داخل ہوئے اور کن کن فرقوں سے۔ جماعت کے کل افراد کی اس سے پہلے کیا تعداد تھی۔

(۱۱) کیا جماعت میں ایسے احباب تو نہیں۔ جو اپنے نمونہ سے لوگوں کو سلسلہ سے متنفر کر رہے ہوں۔ اگر کوئی ایسا شخص ہے تو کیا اس کے متعلق مقامی سیکرٹری تعلیم و تربیت کو اور اس کے توسط سے ناظر صاحب صیغہ تعلیم و تربیت قادیان کو توجہ دلائی گئی ہے۔

(۱۲) مرکزی اخبارات کے متعلق بالعموم اور رسالہ ریویو انگریزی کی توسیع اشاعت کے متعلق بالخصوص جماعت نے کیا کوشش کی ہے

## اخبار خلافت کی غیرت مذہبی

لنڈن کے ایک مشہور جریدہ اسٹار نے رسول اکرم صلعم کی مکروہ تصویر شائع کی تھی۔ جس پر احمدی مشن لنڈن نے نوٹس لیا۔ اور جس پرچہ میں کارٹون شائع ہوا تھا۔ اس کی کٹنگ ہندوستان کے بعض اخباروں کو بھیجی۔ جسے دیکھ کر یہاں کے اکثر مسلم اخباروں نے زبردست احتجاجی نوٹ لکھے۔ سرفراز کے لئے بھی ایک نوٹ ہم نے لکھا تھا۔ مگر وہ پچھلے ہفتہ میں شائع نہ ہو سکا۔ احمدی مشن لنڈن کی اس توجہ دہانی پر ہم اس کے شکر گذار ہیں۔ اور اس کی یہ کارروائی مستحق تحسین و آفرین ہے نہ کہ سزا اور زجر و توبیخ۔ لیکن افسوس اور صد افسوس ہے۔ کہ مسٹر شوکت علی کا اخبار خلافت احمدی مشن لنڈن پر اس کی اس قابل امتنان کارروائی کی بابت لعنت و ملامت کی بوچھاڑ کر رہا ہے۔ چنانچہ اپنی تازہ اشاعت مورخہ ۱۰ اکتوبر میں زیر عنوان "لنڈن کا ایک دوسرا اکتوبسا" ہمعصر مذکور جو اپنے آپ کو تمام معاملات اسلامی کا واحد ٹھیکہ دار اور خدائی فوجدار تصور کرتا ہے۔ یوں رقمطراز ہے:۔

"معلوم ہوتا ہے۔ کہ احمدی مشن لنڈن نے بجائے تبلیغ کے اب یہ خدمت اپنے ذمہ لی ہے۔ کہ ساری دنیا کا گندہ لٹریچر ہندوستان بھیج کر مسلمانوں کو پریشان کرے۔ اس سلسلہ میں تو سب سے پہلا اسٹار والا بیہودہ کارٹون تھا جسے دیکھکر ہر مسلمان کو غم و غصہ ہوگا۔ اب اس نے ایک دوسرا کارٹون بھیجا ہے۔ جس میں ایک بندر بنا کر اس پر "اللہ" لکھ دیا گیا ہے۔ ہماری سمجھ میں نہیں آتا۔ کہ احمدی مشن کا اس سے کیا مطلب ہے۔ کیا اب انہوں نے اس کی ایجنسی لے لی ہے۔ کہ وہ یورپ کا گندہ اور ناپاک لٹریچر ہندوستان بھیجا کریں"

ہمعصر خلافت کے یہ رشحات قلم ہمارے لئے کوئی تعجب خیز نہیں ہیں۔ کیونکہ جب سے سود پرستی اس نے اپنا شیوہ اختیار کیا ہے۔ غیرت مذہبی اس سے رخصت ہو گئی۔ جب کہ روضۂ اطہر رسول مقبول پر گولہ باری سے متاثر ہو کر آہ و زاری کرنے والے مسلمانوں کو بیجا بیباکی و شقاوت قلبی وہ برا بھلا کہہ رہا ہے۔ تو اس قسم کے کارٹون پر برافروختہ ہونے والے مسلمانوں کی جتنی لے دے نہ کرے۔ وہ تھوڑی ہے۔ چنانچہ ہمعصر خلافت نے اس لمبے چوڑے نوٹ میں سارا غصہ غریب احمدی مشن پر اتارا ہے۔ اور ان قابل اعتراض کارٹونوں کے متعلق ایک لفظ بھی منہ سے نہیں نکالا ہے اور اس پر دعویٰ یہ ہے۔ کہ اسلام کا سچا ہمدرد ہم سے زیادہ کوئی نہیں ہے۔ اور غیرت مذہبی ہم سے بڑھ کر کسی میں نہیں ہے۔

(سرفراز۔ لکھنؤ)

## حفظان صحت کے متعلق طبی وظائف

ریاستہائے متحدہ امریکہ کے مشہور کروڑپتی مسٹر راک فیلر کی امداد سے ایک انجمن موسومہ انٹرنیشنل ہیلتھ بورڈ (راک فیلر فونڈیشن) آف امریکہ قائم ہے۔ جو طبی تعلیم و تحقیقات کے لئے غیر ممالک کے طلباء کو ہر سال وظائف دیتی ہے۔ ان وظائف سے یہ مقصود ہے۔ کہ نوجوانوں کو شعبہ طب میں اعلےٰ تربیت و تجربہ حاصل کرنے کا موقعہ مل سکے۔ تاکہ وہ اعلےٰ نصاب کی تکمیل کے بعد اپنے ملک کے طبی محکمہ کے ذریعہ اپنے اہل وطن میں صحت عامہ کے متعلق طبی علم کی ترویج و اشاعت کر سکیں۔ اور ان کو حفظان صحت کے شعبہ میں اپنے تجربہ سے مستفید کرنے کے قابل ہو سکیں۔

بورڈ مذکور کی طرف سے وظائف صرف ایک سال کے لئے دیئے جاتے ہیں۔ اور اس بارہ میں ۳۵ سال سے کم عمر کے امیدواروں کو ترجیح دی جاتی ہے۔ بروئے قواعد درخواست کنندہ ایک ایسے اقرارنامہ پر دستخط کرے گا۔ جس کے مطابق وہ اس امر کا پابند ہوگا۔ کہ وہ اپنے ملک میں واپس آکر وہاں کے سرکاری محکمہ حفظان صحت میں ملازمت کرے گا نیز جس ملک کی گورنمنٹ درخواست کنندہ کی سفارش کرے۔ وہ بھی بورڈ مذکور کو یقین دلائے گی۔ کہ وہ اپنے منتخب امیدوار کو طبی تحقیقات کی تکمیل کے بعد ایک موزون اسامی پر فائز کرے گی۔

انتخاب شدہ امیدوار کو ایک ماہ کا وظیفہ پیشگی دیا جاتا ہے۔ تاکہ وہ ابتدائی مصارف کا بخوبی متحمل ہو سکے۔ عام طور پر غیر شادی شدہ امیدوار کے لئے ۱۲۰ ڈالر شادی شدہ کے لئے ۱۸۰ ڈالر ماہوار دیئے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں ریاستہائے متحدہ امریکہ میں آنے اور وہاں سے آنے کا سفر خرچ بھی ملتا ہے۔ جو طلباء ریاستہائے متحدہ امریکہ میں پہنچتے ہیں۔ ان کے مطالعہ و تعلیم کا انتظام بورڈ مذکور کے مشیر کے ہاتھ میں ہے۔

سنہ ۱۹۲۳ء میں ایک وظیفہ پنجابی امیدوار کو دیا گیا اس سال بھی گورنمنٹ آف انڈیا نے گورنمنٹ پنجاب کو تحریک کی ہے۔ کہ وظائف کے لئے موزون پنجابی امیدواروں کے نام پیش کرے۔ ظاہر ہے۔ کہ شعبہ حفظان صحت میں اعلےٰ طبی تعلیم و تحقیقات کے بارہ میں پنجابیوں کے لئے بورڈ مذکور کی طرف سے وظائف حاصل کرنے کا نادر موقع ہے۔

(از سرکاری محکمہ اطلاعات)

## ضرورت ملازمین

(۱) حضرت نواب محمد علی خاں صاحب رئیس مالیر کوٹلہ کو قادیان میں دو ہیلداروں کی ضرورت ہے۔ جن میں سے ایک مستقل ہوگا۔ اور دوسرا عارضی تنخواہ ۔/۱۵ فی کس ہوگی۔

(۲) ایک بوڑھے نیک چلن سمجھدار آدمی کی ڈیوڑھی کی دربانی کے لئے جس کا کام صرف حاضر باشی اور اندر کا پیام باہر اور باہر کا اندر پہنچانا۔ مرد سے عورت کو اور عورت سے مرد کو چیز پکڑا دینا ہوگا۔ تنخواہ ۔/۸ روپیہ ماہوار۔

(۳) ایسا دربان نہ ملنے کی صورت میں ایک ادھیڑ نہایت نیک چلن۔ دیندار آدمی کی بچوں کی خدمت کے لئے ضرورت ہے۔ حاضر باشی لازمی ہوگی۔ تنخواہ ۔/۱۰۔

(۴) علاوہ ازیں ایک مالی واقف کار چاہیئے۔ ابتدائی تنخواہ ۔/۸ روپیہ ہوگی اور ترقی ۔/۱۰ تک ہو سکیگی۔

(۵) نور ہسپتال میں ایک وارڈ کیپر کی ضرورت ہے۔ تنخواہ ۔/۱۲ روپیہ ماہوار ہوگی۔

(۶) چوہدری محمد شریف صاحب وکیل منٹگمری کو ایک لائق موٹر ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ آدمی ہوشیار۔ دیانتدار اور فرمانبردار ہونا چاہیئے تنخواہ حسب لیاقت دیجاویگی۔ رہائش اسے کوٹھی پر ہی رکھنا ہوگی۔ جس کے لئے اسے ایک کوارٹر نوکروں کے کوارٹروں میں سے دیا جائیگا موٹر اسے خود صاف رکھنا ہوگی۔ کوئی علیحدہ کلینر نہیں رکھا جائیگا موٹر فورڈ ہے۔ ہمارے احمدی موٹر ڈرائیور جلد ان کی خدمت میں درخواستیں بھیج دیں۔ تاکہ ہم اگر کوئی اور موقعہ ہو۔ تو درخواستیں محفوظ رکھیں۔ اور وقت پر سفارش کر سکیں۔

(۷) ایک دوست مولوی فاضل فیل شدہ کو ملازمت کی ضرورت ہے۔ اگر کسی احمدی بھائی کو ان کی خدمات کی ضرورت ہو۔ تو مطلع فرما دیں۔ ان کی عمر ۲۹ سال ہے۔ اور متاہل ہیں۔ دیندار آدمی ہیں۔ امید ہے۔ وہ تسلی بخش کام کرینگے۔

(۸) ایک انگریزی دان دوست جو پہلے ایک کارخانہ ابریشم میں ملازم تھے۔ اور قریباً ایکصد روپیہ ماہوار تنخواہ پاتے تھے۔ غیر احمدیوں کی زیادتی کا شکار ہو کر بے روزگار بیٹھے ہیں۔ گو جست اور محنتی آدمی ہیں۔ مگر عمر ۵۰ سالہ ہونے کی وجہ سے سرکاری ملازمت ملنا ناممکن ہے۔ انگریزی نہیں جانتے۔ اردو میں خوب کام کر سکتے ہیں۔ اگر کہیں کسی جگہ مختار عام وغیرہ کی ضرورت ہو۔ تو احباب انکی ضرور مدد فرما دیں۔

(۹) میڈیکل افسر صاحب شفاخانہ نور تجویز فرماتے ہیں۔ کہ اگر ایسے امیدوار مل سکیں۔ جو اپنے خرچ پر یہاں کمپاؤنڈری کا کام سیکھیں۔ تاکہ وہ ایک سال کے بعد ۔/۱۵ روپیہ ماہوار کے ملازم ہو سکیں۔ اور تبلیغ کے لئے بھی مفید ہوں۔ تو وہ بڑی خوشی سے ان کو کمپاؤنڈری کا

نیز ایک درخواست ہمارے پاس بھی۔

208

# ہندوستان کی خبریں

—— لاہور کی ٹھنڈی سڑک پر لارڈ لارنس کا جو بت نصب ہے۔ اور جس کے ہٹائے جانے کا جھگڑا ایک عرصہ سے چل رہا ہے۔ ۱۶ اکتوبر کی صبح پولیس نے اس بت کے بعض اجزاء کو ٹوٹا ہوا پایا۔ بت کے دائیں ہاتھ میں جو قلم تھا۔ وہ غائب ہو گیا ہے اور بائیں ہاتھ میں جو تلوار تھی۔ اس میں سے نصف باقی رہ گئی ہے بعد میں یہ دو ٹکڑے قریب ہی ایک باغ سے ملے۔ پولیس اب سے بت کی حفاظت کر رہی ہے۔ اور شہر میں کافی بے چینی پھیلی ہوئی ہے۔ مسول کا بیان ہے۔ کہ شکستہ اجزاء بہت جلد درست کر دیئے جائیں گے۔

—— امرتسر ۱۷ اکتوبر۔ ہندو مردوں اور عورتوں کا عظیم الشان اجتماع درگیانہ کے تالاب پر ہوا۔ یہ تالاب حال ہی میں تعمیر ہوا ہے۔ اس میں پانی چھوڑنے کی رسم پنڈت مدن موہن مالویہ جی اگلے دن اپنے ہاتھوں سر انجام دے چکے ہیں۔ دیگر مذہبی مراسم کے سلسلے میں یگیہ اور ہون شروع کیا گیا تھا۔ جب ان مراسم کی تکمیل ہو چکی۔ تو پنڈت مالویہ جی اس تالاب کے تقدس کو برقرار رکھنے کے لئے اس میں اترے۔ ایک گائے بھی پانی میں چھوڑی گئی۔ جس کی دم پکڑ کر مالویہ جی نے تالاب کو عبور کیا۔ اس رسم کا نام ندی اترن یعنی شاستروں کے احکام کے بموجب دریا کو عبور کرنا ہے۔ درگیانہ کمیٹی اس تالاب کو خالصہ جی کے دربار صاحب کے نمونہ پر بنا رہی ہے۔

—— دارجلنگ ۱۷ اکتوبر۔ سر جے سی بوس نے آج وائسرائے لارڈ اور لیڈی لٹن کے سامنے دلچسپ لیکچر گورنمنٹ ہاؤس میں دیا۔ انہوں نے بیان کیا۔ کہ نباتات کے جسم میں بھی حیوانات کی طرح مکمل عضلاتی ریشے ہوتے ہیں۔ اور حس و حرکت کے اعصاب بھی۔ انہوں نے کہا۔ میں نے ایک بہت نازک آلہ ایجاد کیا ہے جس کی مدد سے میں اپنے اس بیان کا ثبوت دے سکتا ہوں۔

—— قصبہ جردل ضلع بھڑائچ میں ۲۵ ستمبر ۱۹۲۵ء کو ہندوؤں نے تین مساجد میں سؤر کا گوشت کاٹ کر ڈالا تھا۔ جس کی تحقیقات ہو رہی ہے۔ ملزموں کا پتہ چلنا شروع ہو گیا ہے۔ تین چالان بھی ہو چکے ہیں۔

—— اخبار سیاست ۱۸ اکتوبر لکھتا ہے۔ مہاتما گاندھی جی کا دایاں ہاتھ کام کرنے کے قابل نہیں رہا۔ اب وہ تمام خطوط یا تو لکھواتے ہیں۔ یا بائیں ہاتھ سے لکھتے ہیں۔

—— لاہور کے ایک ڈاکٹر نے پیران کلیر کے میلہ میں جو ضلع سہارنپور میں لگتا ہے۔ اپنے دو خورد سال بچوں کو بطور تبرک "قسل کا دھوون" پلا دیا۔ جو بچوں کے لئے زہر ہلاہل ثابت ہوا کیونکہ اس میں ہیضہ کے جراثیم تھے۔ دونوں بچے فوت ہو گئے۔

—— ہز ایکسیلنسی لیڈی ریڈنگ نے بلدیہ شملہ کو لکھا ہے کہ رکشا قلیوں کے لئے دو اڈے بنا دیئے جائیں۔ جن میں سے ایک تو سیسل ہوٹل کے پاس ہو۔ اور دوسرا چھا لڈ میں۔ تاکہ سردی اور بارش کے موسم میں رکشا قلی وہاں پر ستا سکیں۔ ان اڈوں کی تعمیر کے لئے دس ہزار روپیہ کی رقم پیش کی گئی ہے جسے بلدیہ شملہ نے شکریہ کے ساتھ قبول کر لیا ہے۔

—— شملہ ۱۶ اکتوبر۔ چونکہ کونسل آف اسٹیٹ کے موجودہ اراکین کی میعاد ختم ہو گئی ہے۔ اس لئے یہ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ مدراس۔ بہار و اڑیسہ کے انتخابات ۲ دسمبر کو بمبئی میں ۲۶ نومبر کو اور پنجاب میں ۱۱ دسمبر کو جدید اراکین کا انتخاب ہوگا۔

—— ہلسہ ۱۶ اکتوبر۔ آج قریب ڈیڑھ بجے شب کے ایسٹرن بنگال ریلوے کی ڈاک گاڑی نمبر ۸ ڈاؤن ہلسہ کے قریب ایک انجن سے جو یارڈ میں کھڑا تھا لڑ گئی۔ اور دونوں انجن اور نمبر ۸ ڈاؤن کی تین گاڑیاں الٹ گئیں۔ جس کی وجہ سے دونوں طرف کے راستے بند ہو گئے۔ ۵ آدمی مر گئے۔ جن میں سے ۵ ریلوے کے ملازمین تھے۔ اور ۴ مسافر۔ مسافروں میں سے بابو دلیپ [illegible] بھاؤک وکیل مرشد آباد کا نام بتایا گیا ہے۔ اور تھرڈ کلاس کے مسافروں کی شناخت نہیں ہوئی ہے۔ ۲۶ زخمیوں میں سے ۱۵ کلکتہ لا کر مختلف ہسپتالوں میں بھیج دیئے گئے۔

—— لالہ لاجپت رائے صاحب نے ہندو سبھا کے تعلقات کو کانگرس کے تعلقات پر ترجیح دیتے ہوئے پنجاب کانگرس کی صدارت سے استعفا دیدیا ہے۔

—— شملہ ۱۶ اکتوبر۔ ہز ایکسیلنسی نیٹیشر جو کہ پاپائے روما کا نمائندہ ہے شملہ پہنچ گیا ہے۔

—— کٹک ۱۴ ستمبر۔ یہاں مسلسل بارش ہو رہی ہے۔ جس سے سخت نقصانات ہوئے ہیں۔ سینکڑوں مکانات گر گئے بغیر رکے ہوئے آٹھ روز سے برابر مینہ برس رہا ہے۔

—— کلکتہ ۱۵ اکتوبر۔ کلکتہ کی سڑکیں شدید بارش کی وجہ سے زیر آب ہو رہی ہیں۔ اور ٹریم گاڑیاں بند ہیں۔

—— سکندر آباد ۱۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ حضور نظام حیدرآباد نے اورنگ آباد۔ رائے چور اور حیدرآباد کے مابین سلسلہ ٹیلیفون قائم کرنے کے لئے ایک لاکھ چھتر ہزار روپیہ کی منظوری عطا فرمائی ہے۔

# ممالک غیر کی خبریں

—— بیروت ۱۵ اکتوبر۔ فرانسیسیوں نے دمشق کے علاقہ میں دروزیوں کے خلاف جو جنگی کارروائی شروع کی تھی۔ اس کا یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ ایک گروہ کو بالکل نیست و نابود کر دیا گیا ہے اور اس کے ایک سو آدمی گولیوں سے مار دیئے گئے۔ ۲۴ آدمیوں کی نعشیں دمشق میں واپس لائی گئی ہیں۔ انہیں عامۃ الناس کو دکھایا جائے گا۔

—— لندن ۱۴ اکتوبر۔ "ڈیلی ٹیلیگراف" کا نامہ نگار بیت المقدس رقمطراز ہے۔ کہ عربوں کے چالیس نمائندوں کے ایک وفد نے جو سرکردہ اشخاص پر مشتمل تھا۔ بیچ کے طور پر لارڈ پلومر کے ساتھ ملاقات کی۔ اور اپیل کی کہ عربوں کے معاملے میں زیادہ غور و خوض کیا جائے۔ وفد نے بیان کیا کہ صیہونیت کی حکمت عملی کے نفاذ سے عربوں کو بہت سی سختیاں اور تکالیف برداشت کرنی پڑیں گی لارڈ پلومر نے وعدہ کیا۔ کہ عربوں کے مطالبات پر غور و خوض کیا جائے گا۔

# نارتھ ویسٹرن ریلوے نوٹس

آنے والی کرسمس اور نئے سال کی تعطیلات کے لئے نارتھ ویسٹرن ریلوے معہ کالکا شملہ سیکشن پر واپسی کے ٹکٹ جو ۱۴ جنوری ۱۹۲۶ء تک ہونگے۔ ۱۴ دسمبر سے لیکر ۱۴ دسمبر ۱۹۲۵ء تک حسب ذیل شرح پر دیئے جائیں گے۔

درجہ اول و دوم ۱½ کرایہ

درجہ درمیانہ } ۸ پائی فی میل۔ ماسوا کالکا شملہ سیکشن جہاں ۱½ چارج کیا جائے گا۔

دفتر ایجنٹ — جے۔ ایچ۔ جیمز

لاہور۔ تاریخ ۱۹ اکتوبر ۱۹۲۵ء — قائم مقام ایجنٹ

اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰

بعدالت جناب چوہدری محمد لطیف صاحب سب جج چہارم جھنگ

کریم بخش ولد گورونہ بنام نارنگ سکنہ گھسیانہ مدعی بنام نوردین وغیرہ

دعویٰ قبضہ بذریعہ تقسیم ½ حصہ ایک مکان

اشتہار بنام نوردین ولد احمد دین و مولا بخش و غلام حسین پسران محکم دین اقوام خوجہ سکنائے گھسیانہ

درخواست مدعی پر عدالت کو اطمینان ہو گیا ہے۔ کہ مدعا علیہ دیدہ دانستہ تعمیل سمن سے گریز کر رہا ہے۔ اس واسطے اشتہار زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی جاری کیا جاتا ہے۔ کہ مدعا علیہ مورخہ ۲۶ ۱۱/۲۵ کو حاضر عدالت ہذا ہو کر پیروی مقدمہ کی کرے۔ ورنہ کارروائی یکطرفہ عمل میں لائی جائے گی۔ ۱۰ ۱۰/۲۵

مہر عدالت — دستخط حاکم